ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ وفادار ہندوستان حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY Hyderabad - TG
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

Monday 26 October 2026 | صفحات (08) | قیمت (1: روپے) | ۱۴۴۷ھ | 26 اکتوبر 2026 | شمارہ (263) | جلد (2)

مظفر پور میں قانون کو چیلنج! گھر میں گھس کر وکیل پر تلوار اور لوہے کی راڈ سے حملہ

20 ہزار روپے نقد اور موکلوں کے دستاویزات چوری کرنے کا الزام



مظفر پور 24 اکتوبر۔ (نوبت جہاں) بہار کے مظفر پور ضلع کے ایباپور تھانہ علاقے میں ایک وکیل کے گھر اور دفتر میں گھس کر تلوار اور لوہے کی راڈ سے جان لیوا حملہ کرنے کا سنگین معاملہ سامنے آیا ہے۔ زخمی وکیل محمد اسلم آزاد نے الزام لگایا ہے کہ 19 اکتوبر 2026 کو دن کے تقریباً 12 بجے کئی افراد ان کے گھر میں داخل ہوئے اور ان پر حملہ کر دیا۔ اس واقعے میں ان کے سر اور آنکھ کے اوپر چوٹ آئی، جس کے بعد انہیں ٹانکے لگوانے پڑے۔ وکیل نے حملہ آوروں پر دفتر میں رکھے موکلوں کے اہم دستاویزات اور 20 ہزار روپے نقد لے جانے کا بھی الزام عائد کیا ہے۔ واقعے کے بعد علاقے میں قانون و انتظام اور شہریوں کی سلامتی سے متعلق سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ حملے کا الزام خود سول کورٹ، مظفر پور کے ایک وکیل نے لگایا ہے۔ ایباپور تھانہ پولیس کو دی گئی درخواست کے مطابق، محمد اسلم آزاد ولد مرحوم عبدالودود، عاشیانہ کالونی، بانڈہ، تھانہ ایباپور، ضلع مظفر پور نے بتایا کہ واقعے کے وقت وہ اپنے دفتر میں قانونی کام انجام دے رہے تھے۔ اسی دوران محمد جمشید، محمد شہاب الدین، محمد عزیر اور ان کے چھ نامعلوم ساتھیوں کے گھر میں داخل ہونے کا الزام ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ مبینہ حملہ آوروں کے پاس تلوار اور لوہے کی راڈ تھی۔ الزام کے مطابق محمد جمشید نے لوہے کی راڈ سے ان کے سر پر وار کیا، جس سے ان کا سر پھٹ گیا۔ وہیں، محمد شہاب الدین پر تلوار سے گردن کی جانب وار کرنے کا الزام ہے، جس کے نتیجے میں ان کی آنکھ کے اوپر چوٹ آئی اور چار ٹانکے لگوانے پڑے۔ وکیل کا یہ بھی الزام ہے کہ حملے کے دوران لوہے کے فائلر سے ان کے بیٹے پر کئی وار کیے گئے، جس سے وہ زمین پر گر پڑے۔ تاہم، ان الزامات کی آزادانہ تصدیق اور پولیس تفتیش کے نتائج سامنے آنا ابھی باقی ہیں۔ زخمی وکیل کے مطابق، حملے کے دوران ان کے دفتر میں رکھے موکلوں کے کئی اہم دستاویزات بھی لے لیے گئے۔ اس کے علاوہ، میز پر رکھے 20 ہزار روپے نقد چوری کرنے کا الزام بھی لگایا گیا ہے۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مبینہ حملہ آور جاتے وقت دھمکی دے رہے تھے کہ ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ وکیل نے واقعے کے وقت آس پاس موجود لوگوں کو گواہ بتایا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ جائے وقوعہ پر نصب سی سی ٹی وی کیمروں میں واقعے سے متعلق مناظر قید ہوئے ہیں۔ واقعے سے متعلق بتائی جانے والی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی زیر بحث ہے۔ متاثرہ فریق کا کہنا ہے کہ ویڈیو میں جائے وقوعہ کے آس پاس لوگوں کو ادھر ادھر بھاگتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، جبکہ کچھ افراد موٹر سائیکل پر سوار ہو کر وہاں سے جاتے دکھائی دیتے ہیں۔ اگر فوٹیج میں حملے اور ملزمان کی شناخت سے متعلق واضح شواہد موجود ہیں تو ان کی جانچ کے ذریعے پولیس کو تفتیش میں مدد مل سکتی ہے۔ تاہم، ویڈیو کی آزادانہ تصدیق، اس میں دکھائی دینے والے افراد کی شناخت اور واقعے میں ان کے کردار کی سرکاری طور پر تصدیق ہونا ابھی باقی ہے۔ زخمی وکیل اسلم آزاد کا کہنا ہے کہ واقعے کے بعد بھی اب تک ملزمان کی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنی جان کو خطرہ بتاتے ہوئے پولیس سے جلد کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ان کا کہنا ہے کہ اگر ملزمان کو جلد گرفتار نہیں کیا گیا تو بار ایسوسی ایشن سڑک پر اتر کر احتجاج کرنے پر مجبور ہوگا۔ وکیل کی درخواست میں بھارتیہ BNS کی مختلف دفعات کا ذکر کرتے ہوئے ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کی مانگ کی گئی ہے۔ معاملے کا درج شدہ حوالہ نمبر 1632/2026 بتایا گیا ہے۔ یہ واقعہ کئی اہم سوالات کھڑے کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کے گھر اور دفتر میں گھس کر ہتھیاروں سے حملہ کرنے، نقد رقم اور دستاویزات لے جانے اور دھمکی دینے کے الزامات درست ثابت ہوتے ہیں تو یہ شہریوں کی سلامتی اور قانون کے نفاذ سے متعلق ایک سنگین معاملہ ہوگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کب مکمل ہوتی ہے، ملزمان کی شناخت اور گرفتاری کے لیے پولیس کیا اقدامات کرتی ہے اور زخمی وکیل کی حفاظت کے لیے کیا انتظامات کیے جاتے ہیں۔ ایباپور پولیس سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ معاملے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کر کے شواہد کی بنیاد پر جلد کارروائی کی جائے، تاکہ متاثرہ وکیل کو انصاف مل سکے اور قانون و انتظام پر عوام کا اعتماد برقرار رہے۔

اقلیتی رہائشی اسکولوں میں داخلے کے لیے 3 نومبر تک دیں آن لائن درخواست



سیتامڑھی 24 اکتوبر۔ (مظفر عالم) بہار حکومت کے محکمہ اقلیتی فلاح و ہبود کے زیر انتظام بہار اسٹیٹ اقلیتی رہائشی اسکولوں میں داخلے کے لیے آن لائن درخواست کا عمل جاری ہے۔ خواہش مند طلبہ اور ان کے سرپرست 3 نومبر 2026 تک آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ ان اسکولوں میں طلبہ کو مفت رہائشی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں سیتامڑھی کے محکمہ اقلیتی فلاح و بہبود کی اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر بیتا سونو نے بتایا کہ اقلیتی رہائشی اسکولوں میں طلبہ کو بہتر تعلیمی ماحول میں پڑھائی کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اہل طلبہ کے سرپرستوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے مقررہ مدت کے اندر درخواست کا عمل مکمل کریں۔ انہوں نے بتایا کہ نویں جماعت میں داخلے کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر کی حد 16 سال، جبکہ گیارہویں جماعت میں داخلے کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر کی حد 18 سال مقرر کی گئی ہے۔ درخواست دینے سے پہلے طلبہ اور ان کے سرپرستوں کو عمر کی حد سمیت داخلے سے متعلق تمام ضروری ہدایات اور شرائط کی معلومات حاصل کر لینی چاہیے۔ ڈاکٹر بیتا سونو نے کہا کہ ملت رہائشی تعلیم کی سہولت طلبہ کو بہتر تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے اہل امیدواروں کے سرپرستوں سے اپیل کی کہ وہ آخری تاریخ کا انتظار کیے بغیر بروقت آن لائن درخواست جمع کریں۔ آن لائن درخواست کے لیے ویب پیا اطلاع اسسٹنٹ ڈائریکٹر، محکمہ اقلیتی فلاح و بہبود، سیتامڑھی کے مطابق ہے۔

22 نومبر کو (ہم سیکولر) کا مظفر پور میں منعقد ہوگا غریب چوپال یاترا

مظفر پور، 24 / اکتوبر (پ۔ر) ہندوستانی عوام مورچہ (سیکولر) پارٹی نے 24 اکتوبر 2026 کو ایس کے ڈالکوٹ ہال، مارڈی پور، مظفر پور، میں ہونے والی غریب چوپال یاترا کی تیاریوں کے حوالے سے۔ میٹنگ منعقد کیا جس کی صدارت پارٹی کے مظفر پور ضلع صدر منجر عالم نے کی۔ اس موقع اقلیتی سیل کے ریاستی صدر اور پروگرام انچارج جناب شکیل احمد ہاشمی بھی موجود تھے۔ میٹنگ میں مظفر پور ضلع یونٹ نے 22 نومبر کو منعقد ہونے والی غریب چوپال یاترا کی تیاریوں، تنظیم کو مضبوط بنانے، پروگرام کا خاکہ اور عوام تک پہنچنے کی حکمت عملی پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر موجود پارٹی عہدیداروں نے پروگرام کی کامیابی کے لیے اپنی تجاویز پیش کیں اور مل کر کام کرنے کا عہد کیا۔ منجر عالم نے کہا کہ غریب چوپال یاترا غریبوں کی آواز بننے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پارٹی کے مظفر پور ضلعی صدر منجر عالم نے کہا کہ غریب چوپال یاترا صرف ایک پروگرام نہیں ہے بلکہ غریبوں، مزدوروں، ضرورت مندوں اور سماج کے نچلے حصے کے لوگوں کے مسائل سننے اور ان کی آواز کو مضبوطی سے بلند کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ پارٹی کے تمام عہدیداران اور کارکن اس تنظیم کو کامیاب بنانے کے لیے ہم آہنگی سے کام کریں۔ مظفر پور ضلع اور اس پروگرام کو عوام تک پہنچانا ہماری ترجیح ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پارٹی کا ہر کارکن پوری ذمہ داری اور لگن سے کام کرے تاکہ غریبوں اور ناداروں کے مسائل کو ایک مناسب پلیٹ فارم دیا جا سکے۔ شکیل ہاشمی نے کارکنوں سے مل کر تیاری کرنے کی اپیل کی۔ پروگرام انچارج اور اقلیتی سیل کے ریاستی صدر جناب شکیل ہاشمی نے میٹنگ میں موجود عہدیداروں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا، غریب چوپال یاترا عوامی رابطہ پروگرام کی کامیابی کے لیے آپسی اتحاد، باہمی تال میل اور نچلی سطح پر سرگرمی ضروری ہے۔ تمام عہدیداروں اور کارکنوں کو چاہیے کہ وہ ہر گاؤں اور سماج کے ہر طبقے تک پہنچیں اور پارٹی کی اس مضبوط پہل کو عام لوگوں تک پہنچائیں اور پارٹی کے ذریعے چلائے جا رہے ان اس مہم کے مقاصد کو سمجھائیں۔ ہماری اجتماعی کوششوں سے یہ پروگرام موثر ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مظفر پور ضلع یونٹ کے عہدیداروں سے اپیل کی کہ وہ پوری توانائی اور ذمہ داری کے ساتھ یاترا کی تیاریوں میں لگ جائیں، تاکہ اس پروگرام کو بڑے پیمانے پر عوامی حمایت حاصل ہو سکے۔ نشست میں پارٹی کے کئی عہدیداران موجود تھے۔ پارٹی کے ضلع جنرل سکریٹری امیت کمار نے میٹنگ کی۔ میٹنگ کے دوران مہیش پاسوان، منیش کمار، رامسورت، شکیلہ مسز انجم آفتاب عالم، سروج پانڈے، راجا تھ کمار، بلیرام مانجھی، بلمنت مانجھی، رنجن کمار، اور دیپک یادو سمیت پارٹی کے کئی عہدیدار اور کارکنان موجود تھے۔ میٹنگ کے آخر میں تمام موجود عہدیداروں نے 22 نومبر کو ہونے والی غریب چوپال یاترا کو کامیاب بنانے، تنظیم کو مزید مضبوط بنانے اور پارٹی کے نظریات اور عوامی فلاح و بہبود کے اقدامات کو عام لوگوں تک پہنچانے کے لیے اجتماعی کوششیں کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

سیوان میں زبردست دھماکہ، پانچ افراد ہلاک، ملبے میں مزید افراد کے دبے ہونے کا خدشہ



سیوان، 24 اکتوبر (وس)۔ بہار کے سیوان ضلع کے جامو بازار تھانہ علاقے کے عالم پور میں ہوئے زبردست دھماکے میں پانچ افراد کی موت ہو گئی۔ دھماکے کے بعد ضلع انتظامیہ نے مکان کے ملبے اور آس پاس کے علاقے سے پانچ لاشیں برآمد کی ہیں۔ مکان بری طرح تباہ ہو گیا ہے، جبکہ ملبے میں مزید افراد کے دبے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ مرنے والوں میں مکان مالک مرحوم اسلام میاں کے 65 سالہ بیٹے امیر الدین میاں، مرحوم ایاد احمد کی 13 سالہ بیٹی خوشبو صدیقی، آزاد احمد کی 23 سالہ بیٹی مسکان صدیقی، فیروز احمد کے 8 سالہ بیٹے ارمہ صدیقی اور بڑہریا تھانہ علاقے کے صدر پور کے رہنے والے آنجہانی فکر سنگھ کے 35 سالہ بیٹے راج کمار سنگھ شامل ہیں۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ مکان پوری طرح تباہ ہو گیا۔ واقعے کے بعد ملبے میں دیگر افراد کے دبے ہونے کے خدشے کے پیش نظر ضلع انتظامیہ نے بڑے پیمانے پر ریسکیو اور راحت کاری کا کام شروع کیا۔ تاہم مکان کی خستہ حال عمارت، دھماکے سے ہونے والے دھماکوں اور اندھیرے کے باعث بچاؤ ٹیموں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حفاظتی اقدامات کے تحت رات تقریباً 10 بجے پانچ لاشیں برآمد ہونے کے بعد ریسکیو آپریشن روک دیا گیا۔ انتظامیہ کے مطابق ہفتہ کو بچے ہی کی مدد سے ملبہ ہٹا کر خاندان کے دیگر افراد کی تلاش کی جائے گی۔ ملبے میں مزید لوگوں کے دبے ہونے کے خدشے کے پیش نظر بچاؤ ٹیم نے دھماکے کی تباہ کن نوعیت کو دیکھتے ہوئے ڈی آئی جی نلیش کمار، ڈی ایم وبھے پرکاش سمیت ضلع کے کئی سینئر افسران موقع پر پہنچے اور ریسکیو آپریشن کی نگرانی کی۔ رات میں کارروائی روکنے کے بعد تمام افسران ہیڈ کوارٹر واپس لوٹ ریسکیو اور راحت کاری کے کام میں تقریباً 14 ایمبولینس، پانچ سے زائد فائر بریگیڈ گاڑیاں، تین لاشوں کو لے جانے والی گاڑیاں اور سینکڑوں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔ سول سرجن ڈاکٹر سری نواس پرساد کی قیادت میں ڈاکٹروں کی ٹیم بھی جائے وقوعہ پر موجود رہی، تاکہ ضرورت پڑنے پر زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کی جا سکے۔ فی الحال انتظامیہ کے سامنے تباہ شدہ مکان کے ملبے کو محفوظ طریقے سے ہٹانا اور محفوظ طور پر پھنسے ہوئے افراد کی تلاش کرنا سب سے بڑا چیلنج ہے۔ دھماکہ کس وجہ سے ہوا اور اس حادثے میں مجموعی طور پر کتنے افراد متاثر ہوئے، اس کی مکمل تفصیلات تحقیقات اور ریسکیو آپریشن مکمل ہونے کے بعد ہی سامنے آ سکیں گی۔

بھاگلپور میں داروغہ کی مشتبہ موت، سرکاری کوارٹر سے پھندے سے لٹکی ملی لاش

بھاگلپور، 24 اکتوبر (وس)۔ بہار کے بھاگلپور ضلع کے نوگچھیا پولیس لائن میں ہفتہ کی صبح ایک داروغہ کی مشتبہ موت سے پولیس محکمے میں ہلچل مچ گئی۔ سرکاری کوارٹر سے داروغہ نریش کمار کی لاش پھندے سے لٹکی ہوئی برآمد ہوئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی نوگچھیا کے پولیس سپرنٹنڈنٹ وبھو شرما سمیت کئی سینئر افسران موقع پر پہنچے اور جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ فی الحال موت کی وجہ واضح نہیں ہو سکی اطلاعات کے مطابق ہفتہ کی صبح تقریباً چھ بجے ایک ساتھی پولیس افسر یوگیش کمار کے کمرے پر پہنچے۔ وہاں انہیں پھندے سے لٹکا دیکھ کر فوری طور پر پولیس لائن اور سینئر افسران کو اطلاع دی گئی۔ اس کے بعد پولیس حکام موقع پر پہنچے اور معاملے کی جانچ شروع کی۔ شواہد کی حفاظت کے لیے سرکاری کوارٹر کو سیل کر دیا یوگیش کمار بنیادی طور پر بانکا ضلع کے بوڑی بلاک کے رہنے والے تھے۔ وہ نوگچھیا ایس پی دفتر کی کرائم برانچ میں تعینات تھے اور پولیس لائن کے سرکاری کوارٹر میں اکیلے رہتے تھے۔ حال ہی میں محکمہ جاتی ترقی کے تحت انہیں جمعدار سے انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی۔ ترقی کے بعد ایس پی وبھو شرما نے ایک تقریب میں ان کے کندھے پر بیج لگا کر انہیں اعزاز سے نوازا تھا۔ ترقی کے محض آٹھ دن بعد ان کی موت کی خبر سے پولیس افسران اور اہلکار صدمے میں ہیں۔ یوگیش کمار بنیادی طور پر بانکا ضلع کے بوڑی بلاک کے تحت بارہابات تھانہ علاقے کے چنڈیا آ کے رہنے والے تھے۔ وہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے اور ان کی آٹھ بہنیں ہیں۔ وہ اس سال یکم جولائی کو ان کی شادی لکھی سرائے کی رہنے والی گڑیا کماری سے ہونی تھی، جو فی الحال پٹنہ سکریٹریٹ میں ملازمت کرتی ہے۔ کچھ عرصہ قبل یوگیش کمار کا بھاگلپور ضلع پولیس فورس میں تبادلہ بھی ہوا تھا، لیکن وہ ابھی نوگچھیا سے رخصت نہیں ہوئے تھے اور پولیس لائن کے سرکاری کوارٹر میں اکیلے رہ رہے تھے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی نوگچھیا کے سینئر پولیس افسران موقع پر پہنچے اور معاملے کی جانچ شروع کر شواہد محفوظ رکھنے اور موت کے حالات کا پتہ لگانے کے لیے بھاگلپور سے فارنسک سائنس لیبارٹری (ایف ایس ایل) کی ٹیم کو بھی بلایا گیا ہے۔ ابتدائی طور پر معاملہ خودکشی کا معلوم ہو رہا ہے، تاہم پولیس تمام پہلوؤں سے تحقیقات کر رہی پولیس حکام کے مطابق پوسٹ مارٹم رپورٹ اور ایف ایس ایل کی جانچ کے بعد ہی موت کی اصل وجہ واضح ہو سکے گی۔ متوفی کے اہل خانہ کو اطلاع دے دی گئی ہے اور ان کے پہنچنے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔

نوگچھیا پولیس لائن میں داروغہ کی پھندے سے لٹکتی لاش برآمد، 8 دن قبل ہوئی تھی ترقی

بھاگلپور، 24 اکتوبر (وس)۔ بہار کے بھاگلپور ضلع کے نوگچھیا پولیس لائن میں ہفتہ کی صبح ایک داروغہ کی مشتبہ موت سے پولیس محکمے میں ہلچل مچ گئی۔ پولیس مرکز کے سرکاری کوارٹر سے سب انسپکٹر یوگیش کمار کی لاش پھندے سے لٹکتی ہوئی برآمد ہوئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس لائن میں افراتفری مچ گئی اور سینئر افسران موقع پر پہنچ کر تحقیقات میں مصروف ہو گئے۔ یوگیش کمار طویل عرصے سے نوگچھیا کے پولیس سپرنٹنڈنٹ وبھو شرما کے ریڈر (کرائم برانچ) کے طور پر تعینات تھے۔ وہ محکمہ پولیس میں فرض شناس افسر کے طور پر جانے جاتے تھے۔ گزشتہ 16 اکتوبر کو ہی انہیں اسسٹنٹ سب انسپکٹر سے سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی۔ ایس پی وبھو شرما نے ایک خصوصی تقریب میں ان کے کندھے پر اسٹار لگا کر انہیں اعزاز سے نوازا تھا۔ ترقی کے محض آٹھ دن بعد ان کی موت کی خبر سے پولیس افسران اور اہلکار صدمے میں ہیں۔ یوگیش کمار بنیادی طور پر بانکا ضلع کے بوڑی بلاک کے تحت بارہابات تھانہ علاقے کے چنڈیا آ کے رہنے والے تھے۔ وہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے اور ان کی آٹھ بہنیں ہیں۔ وہ اس سال یکم جولائی کو ان کی شادی لکھی سرائے کی رہنے والی گڑیا کماری سے ہونی تھی، جو فی الحال پٹنہ سکریٹریٹ میں ملازمت کرتی ہے۔ کچھ عرصہ قبل یوگیش کمار کا بھاگلپور ضلع پولیس فورس میں تبادلہ بھی ہوا تھا، لیکن وہ ابھی نوگچھیا سے رخصت نہیں ہوئے تھے اور پولیس لائن کے سرکاری کوارٹر میں اکیلے رہ رہے تھے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی نوگچھیا کے سینئر پولیس افسران موقع پر پہنچے اور معاملے کی جانچ شروع کر شواہد محفوظ رکھنے اور موت کے حالات کا پتہ لگانے کے لیے بھاگلپور سے فارنسک سائنس لیبارٹری (ایف ایس ایل) کی ٹیم کو بھی بلایا گیا ہے۔ ابتدائی طور پر معاملہ خودکشی کا معلوم ہو رہا ہے، تاہم پولیس تمام پہلوؤں سے تحقیقات کر رہی پولیس حکام کے مطابق پوسٹ مارٹم رپورٹ اور ایف ایس ایل کی جانچ کے بعد ہی موت کی اصل وجہ واضح ہو سکے گی۔ متوفی کے اہل خانہ کو اطلاع دے دی گئی ہے اور ان کے پہنچنے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔

مدرسہ بورڈ کا بڑا قدم! درجہ وسطانیہ امتحان کا ٹائم ٹیبل بروقت جاری، طلبہ و اساتذہ میں خوشی کی لہر

مظفر پور 24 اکتوبر۔ (نوبت جہاں) بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی جانب سے درجہ وسطانیہ امتحان کا پروگرام (لائم ٹیبل) بروقت جاری کیے جانے کو تعلیمی حلقوں میں ایک مثبت اور قابل تحسین قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ مدرسہ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (MDO) نے بورڈ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے ناظم امتحانات دلشاد مستقیم کو مبارکباد پیش کی اور ان کی کارکردگی کی ستائش کی۔ مدرسہ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے عہدیداران اور اراکین نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ امتحان کا شیڈول وقت پر جاری ہونے سے مدارس کے طلبہ و طالبات کو اپنی تیاری منظم انداز میں مکمل کرنے کا مناسب موقع ملے گا۔ اس سے امتحانات کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کم ہوگی اور طلبہ بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ امتحان میں شریک ہو سکیں گے۔ تنظیم کے نمائندوں نے امید ظاہر کی کہ درجہ وسطانیہ کی طرح درجہ فوقانیہ اور مولوی امتحانات کا پروگرام بھی بروقت جاری کیا جائے گا، تاکہ ان درجات کے طلبہ، اساتذہ اور مدارس کی انتظامیہ کو بھی تیاری کے لیے مناسب وقت مل سکے۔ ایم ڈی او نے کہا کہ امتحانی پروگرام کی بروقت اشاعت سے تعلیمی نظام میں نظم و ضبط کو فروغ ملتا ہے اور مدارس کے تعلیمی سیشن کو بہتر انداز میں چلانے میں مدد ملتی ہے۔ بورڈ انتظامیہ کی جانب سے ایسے اقدامات طلبہ اور اساتذہ کے لیے حوصلہ افزا ہیں۔ مدرسہ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن، ٹیم MDO نے ناظم امتحانات دلشاد مستقیم کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ان کی قیادت میں بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ آئندہ بھی طلبہ، اساتذہ اور مدارس کی بہبود، ترقی کے لیے مؤثر اور مثبت اقدامات جاری رکھے گا۔ تنظیم نے اس بات پر زور دیا کہ امتحانی نظام میں شفافیت، بروقت پروگرام کی اشاعت اور تعلیمی امور کی منظم انجام دہی مدارس کے تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

بھارت-پولینڈ تعلقات: دوستی سے شراکت داری تک

شیخ مصطفیٰ الرحمٰن

انسان کی زندگی میں بعض اوقات ایسے دور آتے ہیں جب بظاہر سب کچھ معمول کے مطابق ہوتا ہے، مگر اس کے باطن میں ایک اجنبی سی بےقراری پل رہی ہوتی ہے۔ نمازیں ادا ہو رہی ہوتی ہیں، تلاوتِ قرآن کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے، زبان ذکر الٰہی سے بھی تر رہتی ہے، لیکن دل کا سکون کہیں کھو سا جاتا ہے۔ طبیعت میں بے وجہ اضطراب، ذہن میں انتشار، تعلقات میں سردمہری اور روزمرہ کے معمولات میں بے دلی پیدا ہونے لگتی ہے۔ انسان خود بھی نہیں سمجھ پاتا کہ آخر اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ایک خیال اس کے ذہن پر دستک دینے لگتا ہے: کہیں مجھ پر کسی نے جادو تو نہیں کر دیا؟ اور جب یہ خیال دل میں جگہ بنا لے تو ایک دوسرا سوال بھی جنم لیتا ہے: اگر میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں، پھر بھی ان پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں، تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ سوال محض جادو کے وجود کا سوال نہیں؛ یہ انسانی نفسیات، مذہبی عقیدے، باطنی سکون اور حقیقت کی تلاش سے متعلق ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام غیب کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور قرآن مجید میں جادو کا ذکر بھی موجود ہے، لیکن اس حقیقت کے اعتراف اور زندگی کے ہر نامعلوم مسئلے کو جادو قرار دینے کے درمیان ایک نمایاں فرق ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں عقیدے کے ساتھ علم، روحانیت کے ساتھ بصیرت اور خوف کے ساتھ فکری توازن کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جادو کا تصور انسانی معاشروں میں صدیوں سے موجود رہا ہے۔ مختلف تہذیبوں نے ان واقعات کی تشریح اپنے اپنے اعتقادات اور بعض تصورات کے مطابق کی ہے جن کی وجوہات ان کے لیے واضح نہیں تھیں۔ آج بھی جب کسی شخص کی زندگی میں اچانک مشکلات بڑھنے لگتی ہیں، ازدواجی تعلقات میں تلخی پیدا ہوتی ہے، کاروبار میں نقصان ہوتا ہے یا ذہنی سکون رخصت ہونے لگتا ہے تو بعض اوقات اس کے ذہن میں سب سے پہلے جادو کا خیال آتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے جادو محض ایک بے بنیاد تصور نہیں۔ قرآن مجید نے سورۂ بقرہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: **وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ** ترجمہ: ''اور وہ اس کے ذریعے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، مگر اللہ کے اذن سے۔'' (البقرہ: 102) یہ آیت جادو کے ذکر کے ساتھ ایک بنیادی حقیقت بھی واضح کرتی ہے کہ کسی مخلوق کو مستقل اور لامحدود اختیار حاصل نہیں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت و حاکمیت کے تابع ہے۔ اسی آیت میں میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کا ذکر بھی آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی بیان میں جادو کے محکم اثرات کے ضمن میں انسانی تعلقات کا مسئلہ بھی زیرِ بحث آیا ہے۔ لیکن یہاں ایک سوال غور طلب ہے: کیا قرآن میں جادو کا ذکر موجود ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ زندگی میں پیش آنے والی ہر پریشانی کا سبب جادو ہی سمجھ لیا جائے؟ یقیناً نہیں۔ کسی حقیقت کا دینی طور پر تسلیم کیا جانا اور کسی مخصوص واقعے میں اس حقیقت کے کارفرما ہونے کا دعویٰ کرنا دو الگ باتیں ہیں۔ پہلی بات عقیدے سے متعلق ہے، جب کہ دوسری کے لیے اس واقعے کے حالات اور دستیاب شواہد کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہاں یہ بھی کہنے کی ضرورت ہے کہ اسلام غیب کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور قرآن مجید میں جادو کا ذکر بھی موجود ہے، لیکن اس حقیقت کے اعتراف اور زندگی کے ہر نامعلوم مسئلے کو جادو قرار دینے کے درمیان ایک نمایاں فرق ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں عقیدے کے ساتھ علم، روحانیت کے ساتھ بصیرت اور خوف کے ساتھ فکری توازن کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جادو کا تصور انسانی معاشروں میں صدیوں سے موجود رہا ہے۔ مختلف تہذیبوں نے ان واقعات کی تشریح اپنے اپنے اعتقادات اور بعض تصورات کے مطابق کی ہے جن کی وجوہات ان کے لیے واضح نہیں تھیں۔ آج بھی جب کسی شخص کی زندگی میں اچانک مشکلات بڑھنے لگتی ہیں، ازدواجی تعلقات میں تلخی پیدا ہوتی ہے، کاروبار میں نقصان ہوتا ہے یا ذہنی سکون رخصت ہونے لگتا ہے تو بعض اوقات اس کے ذہن میں سب سے پہلے جادو کا خیال آتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے جادو محض ایک بے بنیاد تصور نہیں۔ قرآن مجید نے سورۂ بقرہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: **وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ** ترجمہ: ''اور وہ اس کے ذریعے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، مگر اللہ کے اذن سے۔'' (البقرہ: 102) یہ آیت جادو کے ذکر کے ساتھ ایک بنیادی حقیقت بھی واضح کرتی ہے کہ کسی مخلوق کو مستقل اور لامحدود اختیار حاصل نہیں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت و حاکمیت کے تابع ہے۔ اسی آیت میں میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کا ذکر بھی آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی بیان میں جادو کے محکم اثرات کے ضمن میں انسانی تعلقات کا مسئلہ بھی زیرِ بحث آیا ہے۔ لیکن یہاں ایک سوال غور طلب ہے: کیا قرآن میں جادو کا ذکر موجود ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ زندگی میں پیش آنے والی ہر پریشانی کا سبب جادو ہی سمجھ لیا جائے؟ یقیناً نہیں۔ کسی حقیقت کا دینی طور پر تسلیم کیا جانا اور کسی مخصوص واقعے میں اس حقیقت کے کارفرما ہونے کا دعویٰ کرنا دو الگ باتیں ہیں۔ پہلی بات عقیدے سے متعلق ہے، جب کہ دوسری کے لیے اس واقعے کے حالات اور دستیاب شواہد کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہاں پیشانی کا ذکر ایک مؤثر قرآنی اسلوب میں آیا ہے۔ اسے اس بنیاد پر پری فرنٹل کارٹیکس کی سائنسی تشریح قرار دینا کہ دماغ کا یہ حصہ پیشانی کے پیچھے واقع ہے، ایک ایسا دعویٰ ہوگا جسے خود آیات کا سیاق ثابت نہیں کرتا۔ قرآن کی رہنمائی اپنی جگہ مسلم ہے اور سائنسی تحقیق اپنی حدود میں مفید؛ دونوں سے استفادے کے لیے ضروری ہے کہ نہ سائنس سے وہ بات منسوب کی جائے جسے اس نے ثابت نہیں کیا، اور نہ قرآنی آیات کو ان کے سیاق سے الگ کر کے غیر ثابت شدہ نظریات کی تائید میں پیش کیا جائے۔ عبادت میں دل کیوں نہیں لگتا؟ عبادت گزار انسان کے لیے ایک نہایت حساس تجربہ یہ ہے کہ وہ نماز ادا کر رہا ہو، لیکن اس کا دل منتشر ہے۔ وہ قرآن کی تلاوت کرے، مگر ذہن بار بار دوسرے خیالات کی طرف چلا جائے۔ اسے محسوس ہو کہ پہلے جو قلبی اطمینان حاصل ہوتا تھا، اب وہ کیفیت باقی نہیں رہی۔ ایسے میں وہ بھی اپنی عبادت کے اخلاص پر شک کرنے لگتا ہے اور کبھی اس تبدیلی کو کسی غیر مرئی رکاوٹ کا نتیجہ سمجھنے لگتا ہے۔ حالاں کہ انسانی طبیعت میں یکسانیت نہیں ہوتی۔ غم، تھکن، پریشانی اور جسمانی کمزوری انسان کی توجہ کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ذہنی دباؤ کے دوران وہ ان کاموں میں بھی یکسوئی کھو سکتا ہے جن سے دلی سکون حاصل ہوتا تھا۔ اس کیفیت کو فوراً ایمان کی کمزوری یا جادو کی علامت قرار دینا مناسب نہیں۔ نماز کا مقصد محض وقتی سکون حاصل کرنا نہیں، بلکہ انسان کے اندر بندگی، اخلاقی ذمہ داری اور یاد الٰہی کو مضبوط کرنا بھی ہے۔ اس لیے عبادت کی افادیت کو صرف اس بنیاد پر نہیں پرکھا جا سکتا کہ نماز کے دوران انسان کو کتنی قلبی لذت محسوس ہوئی۔ کبھی انسان داخلی کشمکش کے باوجود نماز قائم رکھتا ہے، اپنے اخلاق کی حفاظت کرتا ہے اور مخلوقات میں صبر سے کام لیتا ہے؛ یہ بھی اس کے دینی التزام کا اہم پہلو ہے۔ خشوع مطلوب ہے، لیکن خشوع کی کیفیت میں اتار چڑھاؤ انسانی تجربے کا حصہ ہے۔ اگر کسی شخص کو توجہ برقرار رکھنے میں دشواری ہو تو اسے عبادت سے بددل ہونے کے بجائے اپنی ذہنی و جسمانی کیفیت کا جائزہ لینا چاہیے۔ اپنی نیند، معمولات اور ذہنی دباؤ کی اصلاح کے ساتھ عبادت میں یکسوئی کی تدریجی کوشش مفید ہو سکتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر طبی یا نفسیاتی مشورہ حاصل کرنا بھی اسی ذمہ دارانہ طرزِ عمل کا حصہ ہے۔ جب تک زندگی پر غالب آنے لگے انسان کا ذہن غیر واضح حالات میں اسباب تلاش کرتا ہے۔ یہ اس کی فطری صلاحیت ہے، لیکن کبھی کبھی یہی صلاحیت اسے غلط نتائج تک بھی پہنچا دیتی ہے۔ چند ناخوش گوار واقعات کے بعد دوسرے پیش آئیں تو انسان ان کے درمیان ایسا تعلق قائم کر سکتا ہے جس کی حقیقت ابھی ثابت نہ ہوئی ہو۔ پھر وہ اسی مفروضے کی روشنی میں نئے واقعات کی تشریح کرنے لگتا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہونے لگے کہ اس پر جادو کیا گیا ہے تو عام اتفاقات بھی اسے سازش محسوس ہو سکتے ہیں، اتفاقی واقعات غیر معمولی اشارے بن جاتے ہیں اور دوسروں کے رویوں میں اسے پوشیدہ دشمنی دکھائی دینے لگ سکتی ہے۔ رفتہ رفتہ اس کی توجہ زندگی کے حقیقی مسائل سے ہٹ کر اس سوال میں الجھ جاتی ہے کہ اس کے خلاف کون اور کیا کر رہا ہے۔ یہ کیفیت انسان کو ذہنی طور پر تھکا سکتی ہے، اس کے تعلقات کو متاثر کر سکتی ہے اور اس کے اندر بے اعتمادی بڑھا سکتی ہے۔ وہ بار بار دوسروں سے تیقن دہانی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، مختلف لوگوں سے اپنی حالت کی تشریح پوچھتا ہے اور ہر جواب کے بعد نئے شکوک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس طرح مسئلے کے حل کی تلاش خود ایک مستقل پریشانی بن جاتی ہے۔ اس صورت حال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنے خوف کو جھٹلائے بھی نہیں اور اسے حقیقت کا آخری معیار بھی نہ بنائے۔ تکلیف حقیقی ہو سکتی ہے، لیکن اس کی وجہ کے بارے میں ہر اندازہ و خلط بھی ہو سکتا ہے۔ اسی لیے کسی شخص کی پریشانی کو تنہا دیکھ کر اور اس کے ہر شبہے کی تصدیق کر دینا ایک ہی بات نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ترجمہ: ''بے شک شیطان کا مکر کمزور ہے۔'' (النساء: 76) یہ آیت اپنے سیاق میں حق و باطل کی کشمکش سے متعلق ہے۔ اسے ہر ذہنی پریشانی کی وجہ قرار دینا درست نہیں، البتہ اس سے یہ اخلاقی رہنمائی ضرور حاصل ہوتی ہے کہ انسان برائی کے خوف کو اپنے اوپر اس قدر غالب نہ ہونے دے کہ اس کی زندگی بدگمانی اور اضطراب میں گرفتار ہو جائے۔ کبھی دانش مندی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ انسان صاف طور پر تسلیم کرے کہ اسے اپنی پریشانی کی اصل وجہ معلوم نہیں۔ اس کے بعد وہ دستیاب شواہد کا جائزہ لے، تکمہ اسباب کو سمجھے اور مناسب قدم اٹھائے۔ ہر سوال کا فوری جواب نہ ملنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس کے پیچھے لازماً کوئی پراسرار قوت کارفرما ہے۔ اسلام میں دعا، ذکر، تلاوت قرآن اور شرعی رقیہ کو روحانی اہمیت حاصل ہے۔ ان اعمال کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ سے مدد اور حفاظت طلب کرتا ہے۔ تاہم ان کا مقصد دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا ہونا چاہیے، نہ کہ انسان کو ہر وقت کسی پوشیدہ خطرے کی تلاش میں مصروف کر دینا۔ یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ کسی شخص کا تلاوت کے دوران رونا، گھبراہٹ محسوس کرنا، جسمانی کیفیت میں تبدیلی آنا یا غیر معمولی خواب دیکھنا، یہ خود بخود جادو کے وجود کا ثبوت نہیں۔ ایسی کیفیات کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں اور محض ان کی بنیاد پر کسی مخصوص نتیجے تک پہنچنا درست نہیں۔ اسی طرح مسلسل اداسی، بے دلی، اضطراب، نیند کی خرابی، جذباتی بے حسی اور توجہ میں دشواری بعض نفسیاتی یا جسمانی مسائل سے بھی وابستہ ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ علامات طویل عرصے تک برقرار رہیں یا تعلیم، ملازمت، خاندانی تعلقات اور روزمرہ زندگی کو متاثر کرنے لگیں تو مستند ڈاکٹر یا ماہر نفسیات سے مشورہ کرنا مناسب ہے۔ علاج کی طرف رجوع کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا کرتے ہوئے طبی علاج بھی اختیار کر سکتا ہے اور روحانی رہنمائی کے ساتھ نفسیاتی معاونت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اپنے مذہبی عقیدے سے دست بردار ہو جائے۔ دینی وابستگی اور طبی شعور ایک دوسرے کے معاون بن سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی پر جادو کرنے کا الزام محض خواب، شبہے، اندازے یا کسی حاسد کے دعوے کی بنیاد پر نہیں لگانا چاہیے۔ ایسے الزامات بے گناہ افراد کی عزت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور خاندانوں میں ایسی بدگمانیاں پیدا کر سکتے ہیں جن کا ازالہ مشکل ہو جائے۔ غیب کے بارے میں بے دلیل دعوے کرنے کے بجائے احتیاط اور تحقیق کا راستہ اختیار کرنا زیادہ ذمہ دارانہ طرزِ عمل ہے۔ قرآن مجید کا یہ ارشاد کہ جادو کسی کو اللہ کے اذن کے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتا، انسان کو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر شخص عبادت میں مخلص ہو، اس کی زندگی میں کبھی بیماری، غم، ذہنی اضطراب یا کوئی دوسری آزمائش نہیں آئے گی۔ ترجمہ: ''اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔'' (آل عمران: 122) توکل کا سلیم اسباب کو ترک کر دینا نہیں، بلکہ مناسب تدابیر اختیار کرتے ہوئے نتیجے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھنا ہے۔ انسان اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتا ہے، بیماری کا علاج کراتا ہے، تعلقات کی اصلاح کے لیے قدم اٹھاتا ہے اور اپنی ذہنی و جسمانی صحت کا خیال رکھتا ہے؛ اس کے ساتھ وہ یہ حقیقت بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس کا علم محدود ہے اور ہر نتیجہ اس کے عمل اختیار میں نہیں۔ توحید کا ایک اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ انسان کسی مخلوق کو ایسی مستقل اور لامحدود قدرت کا مالک نہ سمجھنے لگے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے۔ کسی حقیقی نقصان یا الم سے انکار کیے بغیر بھی انسان اپنے خوف کو اس حد تک بڑھنے سے روک سکتا ہے کہ اس کی زندگی کا ہر فیصلہ کسی موہوم دشمن کے تصور کے گرد گھومنے لگے۔ ایمان انسان کو ہر تکلیف سے محفوظ رہنے کی ضمانت نہیں دیتا، وہ اسے تکلیف کے دوران امید، صبر اور ذمہ داری کے ساتھ جینے کا حوصلہ دیتا ہے۔ یہی توکل کی اصل روح ہے۔ اس پوری بحث کا ایک گہرا پہلو انسانی شخصیت سے متعلق ہے۔ انسان اپنے آپ کو کس بنیاد پر پہچانتا ہے؟ کیا اس کی شناخت صرف اس کی ذہنی کیفیت، جذباتی توازن اور زندگی کے حالات سے متعین ہوتی ہے، یا اس کے وجود کا کوئی ایسا اخلاقی و روحانی پہلو بھی ہے جو ان تمام تبدیلیوں سے وسیع تر ہے؟ اسلام انسان کو اللہ تعالیٰ کا بندہ، اخلاقی ذمہ داریوں کا حامل اور خیر و شر میں امتیاز کرنے والا وجود قرار دیتا ہے۔ سورۂ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا گیا ہے: یہ اعلان انسانی شناخت کی ایک بنیادی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ انسان بھی خوف زدہ ہو سکتا ہے، بھی ذہنی اختشار کا شکار ہو سکتا ہے اور کبھی اپنی کیفیت کی وجہ سمجھنے سے قاصر رہ سکتا ہے، لیکن ان میں سے کوئی بات بذات خود اس کی عزت و قدر کو ختم نہیں کرتی۔ ذہنی پریشانی کسی انسان کو کم تر نہیں بناتی، اور علاج کی ضرورت اس کے ایمان کی نفی نہیں کرتی۔ کا مطلب یہ نہیں کہ بندۂ مومن ہر آزمائش سے محفوظ ہو جاتا ہے یا اس کے تمام سوالات کے جواب مل جاتے ہیں۔ اس کا مطلوم یہ ہے کہ انسان اپنی کمزوری کے باوجود بندگی، امید اور ذمہ داری کا راستہ اختیار کر سکتا ہے۔ اسے اپنے ہر احساس کی فوری تشریح معلوم نہ ہو، تب بھی وہ درست عمل کا انتخاب کر سکتا ہے؛ اسے ہر مشکل کا سبب معلوم نہ ہو، تب بھی وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ سکتا ہے اور دنیاوی اسباب کے مطابق مناسب کوشش کر سکتا ہے۔ جادو کے بارے میں مختلف کرتے ہوئے دو انتہاؤں سے بچنا ضروری ہے۔ ایک طرف قرآنی تعلیمات کو نظر انداز کر کے اس مسئلے کو سرے سے بے معنی قرار دینا درست نہیں، اور دوسری طرف ہر بیماری، ناکامی، اختلاف اور ذہنی پریشانی کو جادو کا نتیجہ سمجھ لینا بھی مناسب نہیں۔ دینی عقیدے کا تقاضا یہ نہیں کہ انسان ہر نامعلوم چیز کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ کرے، بلکہ علمی دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ معلوم کو معلوم اور نامعلوم کو نامعلوم تسلیم کیا جائے۔ قرآن جادو کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور بندے کے لیے توکل کی تعلیم دیتا ہے۔ جدید سائنس انسانی ذہن، جذبات اور قوت فیصلہ کے بعض پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے، لیکن جادو کے پری فرنٹل کارٹیکس پر اثر انداز ہونے یا کسی مخصوص دماغی علامت سے اس کی تشخیص کیے جانے کا دعویٰ ثابت نہیں۔ اس لیے ذہنی نصوص کو غیر ثابت شدہ سائنسی نظریات کے ساتھ جوڑنے کے بجائے ہر علم کو اس کے اپنے دائرے میں سمجھنا چاہیے۔ اگر عبادت کے باوجود دل بے سکون ہے تو اس کا مطلب لازماً یہ نہیں کہ عبادت بے اثر ہو گئی ہے۔ اگر ذہن منتشر ہے تو ضروری نہیں کہ اس کے پیچھے جادو ہو۔ اگر زندگی میں مشکلات ہیں تو یہ بھی لازم نہیں کہ کسی نے جان بوجھ کر انہیں پیدا کیا ہو۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی پریشانی کو سنجیدگی سے سمجھے، تکمہ اسباب کی تحقیق کرے، ضرورت کے وقت مناسب مدد حاصل کرے اور بے دلیل الزامات سے بچے۔ اصل کامیابی یہ نہیں کہ انسان ہر نامعلوم خطرے کو پہچان لینے کا دعویٰ کرے، بلکہ یہ ہے کہ وہ غیر یقینی حالات میں بھی اپنی عقل، اخلاق، عبادت اور امید کو محفوظ رکھ سکے۔ ایمان کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کبھی خوف محسوس نہ کرے؛ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ خوف اس کی پوری زندگی پر حکمرانی نہ کرنے لگے۔ اور جب دل میں بے چینی ہو، ذہن سوالات سے بھرا ہو اور پریشانی کی اصل وجہ واضح نہ ہو، تب بھی انسان ایک حقیقت کی طرف رجوع کر سکتا ہے: یہ اعلان مسائل سے فرار نہیں، بلکہ ان کا سامنا کرنے کا ایک روحانی حوصلہ ہے۔ اس میں اپنی کمزوری کا اعتراف بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اعتماد بھی۔ انسان ہر سوال کا جواب نہ جانتے ہوئے بھی سچائی کی تلاش جاری رکھ سکتا ہے۔ علاج کی ضرورت کے باوجود ایمان پر قائم رہ سکتا ہے، اور آزمائش کے عالم میں بھی اپنی زندگی کو بدگمانی اور خوف کے حوالے کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ غیب کے اندیشوں میں گرفتار ہو کر جینے اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کے ساتھ حقیقت کی تلاش جاری رکھنے میں یہی بنیادی فرق ہے۔

سجدوں میں سکون کیوں نہیں؟ ہر بے چینی جادو تو نہیں!

مسلمانوں میں قیادت کا فقدان، ہر طرف جان و مال کو نقصان!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو ایک بنیادی سوال بار بار ذہن و فکر کے دروازے پر دستک دیتا ہے کہ آخر وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے ایک بڑی آبادی جس کے پاس تاریخ و تہذیب کا سرمایہ ہے، دینی و اخلاقی تعلیمات کی رہنمائی موجود ہے، باصلاحیت افراد کی کمی نہیں اور اجتماعی قوت کے امکانات بھی موجود ہیں، اس کے باوجود متعدد مقامات پر عدم تحفظ، معاشی بےسمائگی، تعلیمی محرومی، سیاسی بے اثری اور سماجی انتشار کا سامنا کر رہی ہے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہوئے جن بنیادی مسائل پر توجہ دینا ضروری ہے، ان میں قیادت کا فقدان، باہمی انتشار، اجتماعی حکمت عملی کی کمی اور ادارہ جاتی کمزوری نمایاں ہیں۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی، تحفظ اور استحکام کے لیے محض تعداد کافی نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے بصیرت رکھنے والی قیادت، مضبوط ادارے اور مشترکہ مقاصد اور حالات کے مطابق درست فیصلے کرنے کی صلاحیت بھی ضروری ہوتی ہے۔ جب قیادت کمزور، بےسمت یا اجتماعی ترجیحات واضح نہ ہوں اور قوم اپنے وسائل کو منظم کرنے میں ناکام رہے تو اس کے نتائج مختلف شکلوں میں سامنے آتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے بھی یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ اپنی حفاظت کا جائزہ محض جذباتی ردعمل کی بنیاد پر لینے کے بجائے سنجیدہ تجزیے اور عملی حکمت عملی کے ساتھ لیں۔ قیادت کسی قوم کے لیے محض ایک فرد، ایک عہدے یا ایک سیاسی چہرے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل فکری، اخلاقی اور تنظیمی نظام کا عنوان ہے۔ حقیقی قیادت وہ ہوتی ہے جو قوم کو درپیش مسائل کی درست نشاندہی کرے، عوام کے جذبات کو تعمیری سمت دے، متفکل حالات میں حوصلہ پیدا کرے اور مستقبل کے لیے قابل عمل منصوبہ بندی کرے۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف حلقوں میں قیادت کے حوالے سے کئی سوالات موجود ہیں۔ کہیں قیادت شخصی مفادات کی اسیر دکھائی دیتی ہے، کہیں گروہی وابستگی، اجتماعی مفاد پر غالب آ جاتی ہے، کہیں اختلافات اس قدر شدت اختیار کر جاتے ہیں کہ مشترکہ مسائل بھی پس منظر میں چلے جاتے ہیں اور کہیں عوامی مسائل کے حل کے لیے اخلاص تو موجود ہوتے ہیں لیکن مستقل بیداری، مؤثر پیروی اور جواب دہی کا نظام کمزور رہتا ہے۔ مختلف علاقوں میں ایسے افراد، ادارے اور تنظیمیں بھی موجود ہیں جو تعلیم، سماجی خدمت، قانونی امداد اور قضائی سرگرمیوں اور عوامی حقوق کے لیے کام کر رہی ہیں۔ اصل مسئلہ ان کوششوں کو ایک دوسرے سے مربوط کرنے، ان کی افادیت بڑھانے اور انہیں وسیع تر اجتماعی حکمت عملی کا حصہ بنانے کا ہے۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کسی بھی معاشرے میں شہریوں کی جان، مال، عزت اور بنیادی حقوق کا تحفظ ریاست کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے جب کسی فرد یا گروہ کو نشانہ دہشت گردی، انتہاپسندی سلوک یا املاک کے نقصان کا سامنا کرنا پڑے تو یہ صرف متاثرہ خاندان کا مسئلہ نہیں رہتا، بلکہ قانون کی بالادستی اور معاشرتی انصاف کا سوال بن جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جہاں بھی ناانصافی یا تشدد کا سامنا ہو وہاں متاثرین کی مدد، قانونی چارہ جوئی، شواہد کا تحفظ، مستند معلومات کی فراہمی اور حفاظتی اداروں سے جواب دہی کا مطالبہ اہم ہے۔ محض مذمتی بیانات جاری کر دینا کافی نہیں، متاثرین کے لیے قانونی و مالی امداد، اہل خانہ کی باآبادکاری اور مقدمات کی مسلسل پیروی بھی ضروری ہے۔ اسی طرح یہ بھی اہم ہے کہ ہر واقعے کی حقیقت مستند شواہد کی بنیاد پر سامنے لائی جائے، افواہوں، غیر مصدقہ خبروں اور اشتعال انگیز بیانات سے گریز کیا جائے، کیونکہ غلط معلومات نہ صرف صورت حال کو پیچیدہ بنا سکتی ہیں بلکہ بے گناہ افراد کے لیے مزید خطرات بھی پیدا کر سکتی ہیں۔ قیادت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ متاثرین کے دکھ درد کو محض تقریروں کا موضوع نہ بنائے، بلکہ ان کے لیے عملی تعاون کا ذریعہ بنے۔ جس قیادت کے پاس عوام کے مسائل کا ریکارڈ، قانونی ماہرین کی ٹیم، امدادی وسائل اور مستقل بیرونی کا نظام ہو، وہ مشکلات کے مقابلے میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ جمہوری نظام میں سیاسی نمائندگی عوام کے مسائل کو ایوانوں تک پہنچانے، پالیسی سازی پر اثر انداز ہونے اور حکومتی اداروں سے جواب طلب کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ لیکن نمائندگی کی حقیقی قدر صرف انتخابی کامیابی یا کسی عہدے کے حصول سے متعین نہیں ہوتی، بلکہ اس کا معیار یہ ہے کہ نمائندہ اپنے حلقے کے عوام کے مسائل کے لیے کس حد تک کام کرتا ہے۔ پوری دنیا میں نئی نسل بالخصوص تعلیم یافتہ نوجوان ایک نئی کروٹ لے رہی ہے، سوچ، ترجیحات اور ردعمل کے اعتبار سے یہ پچھلی نسلوں سے نمایاں طور پر مختلف ہے، ماضی میں نوجوان اپنی پسند و ناپسند کا بڑوں کے سامنے برملا اظہار کرنے سے گریز کرتے تھے اور کیریئر یا شریک حیات کے انتخاب جیسے اہم فیصلوں میں بھی ان کی رائے کو مقدم رکھتے تھے مگر آج کے نوجوان اپنی زندگی پر دوسروں کی مرضی مسلط کیے جانے کو آسانی سے قبول نہیں کرتے، وہ آزاد انہ سوچ کے ساتھ ناانصافی کے خلاف مزاحمت کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں، نظام حکمرانی کی خامیوں اور زیادتیوں کو خاموشی سے برداشت کرنے کے بجائے سوال اٹھاتے ہیں، تحقیقاتی اداروں سے لے کر عدالتوں تک انصاف کی فراہمی کے لیے آواز بلند کرتے ہیں، اگر ان کی صلاحیت اور توانائی کو مثبت سمت نہ دی جائے تو یہ بے چینی مایوسی، بےسمتی اور انتشار میں بھی بدل سکتی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ نوجوانوں کو تعلیم، روزگار، ہنر، کھیل، سماجی خدمت اور قومی ترقی کے منصوبوں سے جوڑا جائے، ان کی رائے کو سنجیدگی سے سنا جائے اور ان کے لیے ایسے پلیٹ فارم بنائے جائیں جہاں وہ اپنی صلاحیتوں کو تعمیری انداز میں بروئے کار لا سکیں، اگر نوجوان نسل کو مایوسی کے بجائے امید اور مواقع دیے جائیں تو وہ ملک و ملت کے لیے سب سے بڑا سرمایہ ثابت ہو سکتی ہے، مسلمانوں کے لیے ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ ان کے خلاف ہونے والے بیشتر واقعات کو صرف مذہبی تناظر میں دیکھنا بھی درست نہیں، بعض اوقات ان کے پس منظر میں سیاسی مفادات، انتخابی حکمت عملی، معاشی مسابقت اور سماجی تقسیم جیسے عوامل بھی کارفرما ہوتے ہیں، اس لیے ہر واقعے کا تجزیہ ٹھوس شواہد، قانونی طریقہ کار اور معتبر ذرائع کی روشنی میں کیا جانا چاہیے، تاکہ جذباتی ردعمل کے بجائے حقیقت پسندانہ حکمت عملی اختیار کی جا سکے، مسلمانوں کو اپنی صفوں میں بھی اصلاح کی ضرورت ہے، مسلکی تعصب، ذاتی انا اور گروہی مفاد کو ملت کے اجتماعی مفاد پر حاوی نہیں ہونا چاہیے، جب تک مختلف حلقے ایک دوسرے کو دشمن کے بجائے اصلاح کے ساتھی نہیں سمجھیں گے، اتحاد محض ایک خواب ہی رہے گا، اس لیے مکالمہ، رواداری اور باہمی احترام کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے، مسلمانوں کی قیادت کا مسئلہ صرف ایک فرد یا ایک ادارے کا نہیں بلکہ پوری اجتماعی زندگی کا ہے، اگر قیادت کمزور ہو تو قومیں اپنی سمت کھو بیٹھتی ہیں، اور اگر قیادت بصیرت، دیانت اور اجتماعی شعور سے مالا مال ہو تو بڑے سے بڑے چیلنج بھی مواقع میں بدل جاتے ہیں، اس لیے مسلمانوں کو اپنی تاریخ کے اس نازک موڑ پر سب سے پہلے اپنی قیادت کی سمت درست کرنی ہوگی، یہ کام آسان نہیں، لیکن ناممکن بھی نہیں، اگر علم، اخلاق، اتحاد اور اجتماعی حکمت عملی کو ایک ساتھ اپنا لیا جائے تو یہی امت ایک بار پھر اپنے کھوئے ہوئے وقار اور اعتماد کو بحال کر سکتی ہے، مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو ایک بنیادی سوال بار بار ذہن و فکر کے دروازے پر دستک دیتا ہے کہ آخر وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے ایک بڑی آبادی جس کے پاس تاریخ و تہذیب کا سرمایہ ہے، دینی و اخلاقی تعلیمات کی رہنمائی موجود ہے، باصلاحیت افراد کی کمی نہیں اور اجتماعی قوت کے امکانات بھی موجود ہیں، اس کے باوجود متعدد مقامات پر عدم تحفظ، معاشی بےسمائگی، تعلیمی محرومی، سیاسی بے اثری اور سماجی انتشار کا سامنا کر رہی ہے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہوئے جن بنیادی مسائل پر توجہ دینا ضروری ہے، ان میں قیادت کا فقدان، باہمی انتشار، اجتماعی حکمت عملی کی کمی اور ادارہ جاتی کمزوری نمایاں ہیں۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی، تحفظ اور استحکام کے لیے محض تعداد کافی نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے بصیرت رکھنے والی قیادت، مضبوط ادارے اور مشترکہ مقاصد اور حالات کے مطابق درست فیصلے کرنے کی صلاحیت بھی ضروری ہوتی ہے۔

بھارت اور متحدہ عرب امارات کی تجارت 2032 تک 200 ارب ڈالر پہنچانے کا ہدف

ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپس اہم کردار ادا کریں گے

دبئی، 24 راکتوبر۔ ایم این این: بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان اقتصادی تعلقات تیزی سے مضبوط ہو رہے ہیں اور دونوں ممالک نے باہمی تجارت کو 2032 تک 200 ارب ڈالر تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ بھارتی سفارتی حکام کے مطابق ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، اسٹارٹ اپس، گرین ٹیک، قابل تجدید توانائی اور دفاعی شعبے اس ہدف کے حصول میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بھارت اور متحدہ عرب امارات کی دوطرفہ تجارت 25.101 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے اور مسلسل دوسرے سال 100 ارب ڈالر کی سطح عبور کر گئی ہے۔ متحدہ عرب امارات کو بھارت کی برآمدات 89.63 ارب ڈالر رہیں، ان اعداد و شمار کے ساتھ متحدہ عرب امارات بھارت کی دوسری سب سے بڑی برآمدی منڈی اور مجموعی طور پر تیسرا بڑا تجارتی شراکت دار بن چکا ہے۔ دوسری جانب بھارت متحدہ عرب امارات کا دوسرا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ دبئی اور شمالی امارات میں بھارت کے قونصل جنرل ڈاکٹر وشنو وردھن ریڈی نے انڈین بیلیز فورم کے زیر اہتمام "انویسٹرز ایڈ انویسٹرز سیریز" کا افتتاح سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت 100 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے اور اب اسے دوگنا کرنے کے لیے تعاون کے نئے شعبے تلاش کرنا ضروری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگلے 100 ارب ڈالر کی تجارتی ترقی ٹیکنالوجی، اختراعات، اسٹارٹ اپس، فن ٹیک، قابل تجدید توانائی، دفاع اور خلائی ٹیکنالوجی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ بھارتی اسٹارٹ اپ شعبے کی ترقی کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ صرف بھارت ہی 7 لاکھ 97 ہزار سے زیادہ اسٹارٹ اپس موجود ہیں، جس کے باعث بھارت دنیا کا تیسرا بڑا اسٹارٹ اپ اسٹارٹ اپس اور فن ٹیک کمپنیوں کو عالمی سطح پر وسعت دینے کے لیے سرمایہ کاری کی ضرورت ہے اور متحدہ عرب امارات کے سرمایہ کار اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ کانفرنس میں دو بھارتی کاروباری مخصوصوں، بے ڈی پاس ہیلتھ کیئر اور یونیورسٹی لیونگ، کو بھی پیش کیا گیا۔ پہلا ادارہ طبی معلومات کی ترسیل اور لاجسٹکس کو بہتر بنانے پر کام کر رہا ہے، جبکہ دوسرا دنیا کے مختلف ممالک میں طلبہ کو مناسب قیمت پر رہائش تلاش کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ بانی دو اداکار اور سرمایہ کار دو یک اوبرائے نے کہا کہ کاروبار میں کامیابی کے ساتھ ناکامیوں سے سیکھنا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ 35 کمپنیوں میں سرمایہ کاری کر چکے ہیں اور ان کے تجربے میں کامیاب اور ناکام دونوں طرح کے منصوبے شامل رہے ہیں۔ انڈین بیلیز فورم کے قومی صدر جتیندر دیدیا نے کہا کہ بھارت اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات اب اسٹریٹیجک سطح پر پہنچ چکے ہیں اور دوطرفہ سرمایہ کاری ان تعلقات کو مزید مضبوط بنائے گی۔ کانفرنس میں مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ اور روبوٹکس پر مبنی کمپنیوں میں سرمایہ کاری بڑھانے پر بھی زور دیا گیا۔ ماہرین کے مطابق ان شعبوں میں تعاون نئی ملازمتیں پیدا کرنے، کاروباری ترقی اور بھارتی کمپنیوں کو عالمی منڈیوں تک پہنچانے میں مدد دے سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اکتوبر 2026 تک بھارت میں کمپنیوں نے 3.18 ارب ڈالر کی ایکویٹی سرمایہ کاری حاصل کی، جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں یہ رقم 2.17 ارب ڈالر تھی، جو تقریباً 11.6 فیصد اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔



بھارت مخالف جذبات کو نیپالی قوم پرستی سے جوڑنے کا دور ختم ہو چکا



کھٹمنڈو، 24 راکتوبر۔ ایم این این: نیپال کے وزیر خزانہ ڈاکٹر سوارنیم واگلے نے کہا ہے کہ نیپالی قوم پرستی کو بھارت مخالف جذبات سے جوڑنے کا دور اب ختم ہو چکا ہے اور ملک کی نئی سیاسی قیادت بھارت کے ساتھ تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور نیپال کے تعلقات جغرافیائی قربت سے کہیں زیادہ گہرے ہیں اور دونوں ممالک تاریخ، ثقافت اور باہمی تعاون کے مضبوط رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ نئی دہلی میں این ڈی ٹی وی ورلڈ سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر واگلے نے کہا کہ دونوں ممالک کے تعلقات میں کبھی کبھار مختلف ضرور پیدا ہوتی ہیں، لیکن ان کا باہمی انحصار اتنا گہرا ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے ماضی میں نیپال کی سیاست میں بھارت مخالف جذبات کے استعمال کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ایک وقت تھا جب نیپالی قوم پرستی کو بھارت کی مخالفت کے مترادف سمجھا جاتا تھا، لیکن اب دور بدل چکا ہے۔ وزیر خزانہ نے مشکل حالات میں بھارت کی جانب سے فراہم کی جانے والی امداد کو خصوصی طور پر سراہا۔ انہوں نے 2015 کے تباہ کن زلزلے اور رواں سال اگست میں آنے والے شدید سیلاب کے دوران بھارت کی فوری مدد کا ذکر کیا۔ ڈاکٹر واگلے کے مطابق حالیہ سیلاب کے بعد بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے فوری طور پر نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا اور ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کا پیغام واضح تھا کہ نیپال کو بس چیز کی بھی ضرورت ہوگی، بھارت اس کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ جلد بھارت کا دورہ کریں گے اور توقع ظاہر کی کہ اس دورے سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ وزیر خزانہ نے جنوبی ایشیا میں علاقائی اقتصادی تعاون بڑھانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ خطے کے ممالک یورپی یونین کی طرز پر ایک ایسا نظام تشکیل دے سکتے ہیں جس میں قومی خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے تجارت، سرمایہ، عوام اور خیالات کی آزادانہ نقل و حرکت کو فروغ دیا جائے۔ انہوں نے بھارت کے ترقی یافتہ ملک بننے کے وژن "ویکست بھارت 2047" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کی اقتصادی ترقی نیپال سمیت تمام پڑوسی ممالک کے لیے نئے مواقع پیدا کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر واگلے نے کہا کہ نیپال کے لیے یہ انتہائی اہم ہے کہ بھارت ترقی کرے، مضبوط ہو اور اپنی اقتصادی کامیابیوں کے ذریعے پڑوسی ممالک کے لیے بھی خوشحالی کے مواقع پیدا کرے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ بھارت کی ترقی کے فوائد خود بخود نیپال تک نہیں پہنچیں گے۔ اس کے لیے دونوں ممالک کو تجارتی، اقتصادی اور بنیادی ڈھانچے کے رابطوں کو مزید مضبوط بنانا ہوگا۔

پاکستان کی بڑی کمپنیوں میں شفافیت کا فقدان

انسانی حقوق اور بدعنوانی کی روک تھام میں سنگین خامیاں سامنے آ گئیں

اسلام آباد، 24 راکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان کی بڑی کاروباری کمپنیوں میں انسانی حقوق، بدعنوانی کی روک تھام اور کارپوریٹ شفافی سے متعلق معلومات کی شفافیت انتہائی کمزور پائی گئی ہے۔ ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان کی تازہ رپورٹ کے مطابق ملک کی معروف کمپنیوں کی اکثریت عالمی سطح پر ذمہ دارانہ کاروباری طرز عمل سے متعلق معلومات فراہم کرنے میں پیچھے ہے۔ ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پاکستان کی ٹرانسپیرنسی ان کارپوریٹ رپورٹنگ اسیسمنٹ 2026 میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں درج 104 کمپنیوں کا جائزہ لیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ان کمپنیوں کا شفافیت کا اوسط اسکور صرف 73.66 فیصد رہا جبکہ گزشتہ جائزے میں 69 کمپنیوں کا اوسط اسکور 3.72 فیصد تھا۔ رپورٹ میں سب سے زیادہ تشویشناک صورتحال انسانی حقوق اور کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے شعبے میں سامنے آئی، جہاں کمپنیوں کا اوسط اسکور محض 98.45 فیصد رہا۔ ماحولیات، سماجی ذمہ داری اور کارپوریٹ حکمرانی سے متعلق معلومات میں شفافیت 84.47 فیصد جبکہ بدعنوانی کی روک تھام کے پروگراموں میں 41.53 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ جائزے میں بتایا گیا کہ بیشتر کمپنیاں ملازمین کے حقوق، بچوں سے مشقت کی روک تھام، کام کی جگہ پر تحفظ، تنخواہوں کی ادائیگی اور شکایات کے ازالے سے متعلق مکمل معلومات فراہم نہیں کر رہیں۔ بدعنوانی کی روک تھام کے حوالے سے بھی کئی خامیاں سامنے آئیں۔ متعدد کمپنیاں نے ملازمین کی تربیت، بدعنوانی کی شکایات درج کرانے کے نظام اور انسداد بدعنوانی کی پالیسیوں پر عمل درآمد سے متعلق خاطر خواہ معلومات ظاہر نہیں کیں۔ رپورٹ کے مطابق خواتین، اقلیتی سٹاف کی روک تھام اور معذور افراد کی شمولیت کے شعبے میں شفافیت کا اوسط اسکور 11.68 فیصد رہا۔ اس شعبے میں بھی ڈھانچات اور کمزور نظام اور معذور افراد کے لیے سہولتوں سے متعلق معلومات کی کمی پائی گئی۔ تاہم کمپنیوں کے تنظیمی ڈھانچے اور عملی مالیاتی رپورٹنگ میں صورتحال نسبتاً بہتر رہی، جہاں شفافیت کا اسکور بالترتیب 49.92 اور 50.92 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ رپورٹ میں آڈٹ اینڈ کیس ویو پوائنٹ کہتی 71.92 فیصد، فوجی سینٹ 67.91 فیصد اور سازگار انجینئرنگ 04.91 فیصد اسکور کے ساتھ نمایاں رہیں۔ تاہم کوئی بھی کمپنی مجموعی طور پر مکمل شفافیت کا معیار حاصل نہیں کر سکی۔ دوسری جانب گزشتہ اور موجودہ دونوں جائزوں میں شامل 63 کمپنیوں کی کارکردگی میں بہتری بھی سامنے آئی۔ ان کا اوسط اسکور 01.72 فیصد سے بڑھ کر 45.78 فیصد ہو گیا۔ ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل نے واضح کیا کہ یہ جائزہ کمپنیوں کی جانب سے عوامی سطح پر فراہم کردہ معلومات پر مبنی ہے، اس لیے کم اسکور لازماً بدعنوانی کا ثبوت نہیں، جبکہ زیادہ اسکور بھی پالیسیوں کے مؤثر نفاذ کی ضمانت نہیں دیتا۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ کاروباری اداروں میں معلومات کی ناکافی شفافیت سرمایہ کاروں کے اعتماد، عوامی اعتبار اور کارپوریٹ احتساب کو متاثر کر سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان جیسے ملک میں، جہاں بدعنوانی اور کمزور مالیاتی نظم و نسق پہلے ہی اہم چیلنج ہیں، کمپنیوں کے لیے انسانی حقوق، مالیاتی معاملات اور انسداد بدعنوانی سے متعلق معلومات کی مکمل اور واضح فراہمی ضروری ہے۔

بلوچستان اور دیگر علاقوں کے معدنی وسائل پر قبضہ کسی صورت قبول نہیں کریں گے: مولانا حیدری

بلوچستان، 24 راکتوبر۔ ایم این این۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا ہے کہ جناب من ہے یو آئی کے جلسوں سے حکومت اور ریاست کی چولیں ہل رہی ہیں، جلسے کرنا ہمارا جمہوری اور آئینی حق ہے، جتنی توپیں و پیکارد اور پروپیگنڈا کیا جائے، ہم حق بیان کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں جن لوگوں پر جمعیت علماء اسلام نے احسانات کیے، آج وہی احسان فراموشی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ہماری تحریک کے دباؤ کے نتیجے میں عمران خان کو اقتدار سے ہٹانا پڑا، اگر ہم ہماری جدوجہد کا فائدہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی نے اٹھایا۔ ہم نے اتحادی ہونے کے ناطے ہر فیصلے پر عمل کیا اور بہت سے معاملات میں قومی مفاد کو ترجیح دی۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ وزیر اعظم ہماری وجہ سے مجبوری وزیر اعظم بنے اور مشکلات سے نکلے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر فوج کی زمین پر قبضے کا الزام ہے تو اس کے شواہد سامنے لائے جائیں، تیس سال سے قومی اور پروپیگنڈے کا سلسلہ جاری ہے، لیکن ایسی بھونڈی حرکتوں سے ہم نہ اپنا بیانیہ چھوڑیں گے اور نہ مرعوب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اب بے اختیار اور چپڑی کے سامنے بے بس دکھائی دیتے ہیں، حکومت کے اقدامات غیر آئینی ہیں اور ہم گورنر راج یا ایمرجنسی کو مسترد کرتے ہیں۔ بلوچستان اور دیگر علاقوں کے معدنی وسائل پر قبضہ کسی صورت قبول نہیں کریں گے۔ مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کی مکمل توثیق کی ہے۔ چھوٹے چھوٹے سیاسی بونوں کے بیانات سے مولانا فضل الرحمن کے قد و قامت میں کمی نہیں ہوگی، ان کی شخصیت آسمان کو چھونے لگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تحریک انصاف اور بے یو آئی پارٹی میں مشترکہ نکات پر ایک دوسرے کا ساتھ دے سکتی ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کی قیادت ہو یا کارکن، انہیں چاہیے کہ الزام تراشی کے بجائے سیاسی اصولوں کی بنیاد پر بات کریں۔ دوسری جانب جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر سینیٹر مولانا عبدالواسع نے مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی مکمل حمایت اور تائید کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کے خلاف حقی پروپیگنڈے اور کردار کشی کی منظم مہم کسی صورت قبول نہیں کریں گے۔ بلوچستان کی صوبائی جماعت اپنے قائد، جماعت اور اصولی موقف کے ساتھ کھڑی ہے اور مرکزی فیصلوں پر عمل درآمد کے لیے کارکنوں اور عوام کو متحرک کیا جائے گا۔

کوئٹہ میں جبری گمشدگیوں کے خلاف وی بی ایم پی کا احتجاجی کیمپ 6397 ویں روز بھی جاری

کوئٹہ، 24 راکتوبر۔ ایم این این۔ وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز (وی بی ایم پی) کا جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاجی کیمپ کوئٹہ پریس کلب کے سامنے 6397 ویں روز بھی جاری رہا۔ اس دوران حیدرآباد ہائی کورٹ کے ایڈووکیٹ سید محسن شاہ نے کیمپ کا دورہ کیا اور لاپتہ افراد کے لواحقین سے اظہار یکجہتی کیا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے سید محسن شاہ نے کہا کہ جبری گمشدگیاں ملکی قوانین اور انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے بلوچ قوم کی جانب سے اپنے جائز حقوق کے لیے اٹھائی جانے والی آوازوں کو خاموش نہیں کرایا جا سکتا، بلکہ اس سے اہل بلوچستان کے دلوں میں ریاست اور ریاستی اداروں کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بلوچستان میں طاقت کے استعمال سے گریز کیا جائے اور مسئلے کو سیاسی طریقے سے حل کیا جائے۔ جبری گمشدگیوں اور ماورائے آئین اقدامات کا مکمل مدباب کیا جائے اور تمام لاپتہ افراد کی بازیابی یقینی بنائی جائے۔ جن افراد پر الزامات ہیں، انہیں منظر عام پر لا کر عدالتوں میں پیش کیا جائے تاکہ انہیں اپنے دفاع اور قانونی چارہ جوئی کا حق حاصل ہو سکے۔ وی بی ایم پی کے چیئرمین نصر اللہ بلوچ نے کہا کہ تنظیم کی پراسس اور آئینی جدوجہد جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت اقدامات کے خاتمے اور تمام لاپتہ افراد کی بازیابی تک جاری رہے گی۔

کیچ میں جبری لاپتہ نوجوان کی لاش برآمد

کوئٹہ، 24 راکتوبر۔ ایم این این۔ بلوچستان کے علاقے کیچ میں جبری لاپتہ نوجوان کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ پاکستانی فورسز نے نوجوان کو حراست میں لینے کے بعد 3 معلوم مقام پر قتل کر دیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے ضلع کیچ کی تحصیل تمپ کے علاقے کوہاز کے رہائشی عدیل بلوچ تین روز قبل کوہاز بازار سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری گمشدگی کا نشانہ بنے تھے، ان کی لاش آج سرگلن کے علاقے سے برآمد ہوئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز پاکستانی فورسز اور اسکواڈ نے کوہاز بازار میں چھاپہ مار کر چار نوجوانوں کو حراست میں لینے کے بعد لاپتہ کر دیا تھا، جن میں عدیل بھی شامل تھے، گزشتہ شب بھی اسی علاقے سے مشتاق ولد ماسٹر صدیر کو جبری طور پر لاپتہ کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق لاپتہ کوہاز سے مجموعی طور پر پانچ نوجوان جبری گمشدگی کا نشانہ بنے، جن میں سے عدیل کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز بھی ضلع کیچ کے علاقے بلیدہ سے جبری گمشدگی کا نشانہ بننے والے دو نوجوان عمران بلوچ ولد حاجی اکبر، یاسر ولد عبدالغفور بلوچ کی لاشیں برآمد ہوئی تھی۔ بی وائی سی نے اس واقعے کے خلاف بیان جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ بلوچستان کے رہائشی عمران ولد حاجی اکبر کو 18 نومبر 2025 کو پاکستانی فورسز نے ان کے گھر پر چھاپے کے دوران حراست میں لے کر ایک فوجی کیمپ منتقل کیا تھا، جس کے بعد سے وہ مظر عام پر نہیں آئے تھے۔ تنظیم کی تصدیق کی ہے کہ اسی علاقے سے تعلق رکھنے والے 19 سالہ طالب علم یاسر ولد عبدالغفور بلوچ خان کو پاکستانی فورسز نے 2 مارچ 2026 ان کے گھر سے حراست میں لیا، جس کے بعد وہ لاپتہ ہو گئے۔ واضح رہے کہ بلوچستان کے سیاسی و انسانی حقوق کے اداروں کے مطابق، جبری گمشدگیوں کا نشانہ بننے والے کئی سو افراد کو قتل کر کے ان کی لاشیں پھینکی جا چکی ہیں۔

لوئر دیر کے علاقوں میں خسرہ کی وبا پھوٹ پڑی، 5 بچے جاں بحق

لوئر دیر، 24 راکتوبر۔ ایم این این۔ لوئر دیر کے دو علاقوں میں خسرہ کی وبا پھوٹ پڑی، جس سے 5 بچے جاں بحق ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق لوئر دیر کے ذوراقتا دو علاقوں خوڑ اوباندہ اور خوڑ باندہ میں خسرہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے جس کے نتیجے میں 5 بچے جاں بحق جبکہ کئی دیگر متاثر ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ خسرہ سے متاثرہ متعدد بچے علاج کی غرض سے مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ حکام کے مطابق 9 بچوں کی حالت صورتحال کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ اور محکمہ صحت کی ٹیمیں ہائی الرٹ پر ہیں۔ اس سلسلے میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر دیر لوئر بشارت اللہ اور اسسٹنٹ کمشنر ایجنسی آفیسر نے متاثرہ علاقوں کا ہنگامی دورہ کیا اور بچوں کی وفات پر سوگوار خاندانوں سے تعزیت کی۔ حکام نے کہا کہ محکمہ صحت کی ٹیموں نے متاثرہ علاقوں میں ویکسینیشن کا عمل شروع کر دیا ہے، متاثرہ خاندانوں کو طبی امداد کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوانے میں تعاون کریں تاکہ وبا پر قابو پایا جا سکے۔

بنگلہ دیش کی نوجوان نسل غربت، کم عمری کی شادیوں اور بے روزگاری کے شکنجے میں لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل خطرے میں

ڈھاکہ، 24 راکتوبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش میں نوجوان نسل کی سیاسی سرگرمیوں اور اقتصادی ترقی کے دعووں کے درمیان غربت کا شکار جرثومہ زدگی کی مشکلات ایک سنگین سماجی مسئلے کے طور پر سامنے آئی ہیں۔ جرمن نشریاتی ادارے ڈوئچے ویلے (ڈی ڈبلیو) کی ایک تازہ رپورٹ کے مطابق ملک کے لاکھوں نوجوان تعلیم، روزگار اور بہتر مستقبل کے مواقع سے محروم ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں تقریباً تین کروڑ 90 لاکھ افراد انتہائی غربت کا شکار ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں صرف آمدنی کی کمی ہی نہیں بلکہ تعلیم، صحت اور بنیادی سہولتوں تک رسائی میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ ڈی ڈبلیو نے دو نوجوان بنگلہ دیشیوں کی زندگیوں کو پیش کرتے ہوئے دکھایا ہے کہ غربت کس طرح ان کے خوابوں اور مستقبل کے فیصلوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ رپورٹ میں شامل ایک نوجوان خاتون بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا خواب دیکھتی تھی، لیکن کم عمری میں شادی نے اس کی تعلیمی خواہشات کو ادھورا چھوڑ دیا۔ اسی طرح ایک نوجوان پولیس افسر بننا چاہتا تھا، تاہم غربت اور معاشی مجبوریوں نے اس کی زندگی کا رخ بدل دیا۔ رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش کی نوجوان نسل کو اکثر سیاسی طور پر باشعور اور تبدیلی کی علامت سمجھا جاتا ہے، لیکن معاشرے کے غریب طبقات سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی حقیقی مشکلات اس تصویر سے مختلف ہیں۔ تعلیم اور روزگار کے محدود مواقع، سماجی عدم مساوات اور معاشی مشکلات ان نوجوانوں کی صلاحیتوں کو آگے بڑھنے سے روک رہی ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ سوشل میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ تک رسائی کے باوجود غریب نوجوانوں کے لیے بہتر مستقبل کی راہیں آسان نہیں ہوئیں۔ ڈی ڈبلیو کی رپورٹ اس تضاد کو نمایاں کرتی ہے کہ ایک طرف بنگلہ دیش کی نوجوان نسل کو سیاسی تبدیلی اور قومی ترقی کی علامت سمجھا جاتا ہے، جبکہ دوسری جانب اسی نسل کا ایک بڑا محروم طبقہ بنیادی ضروریات پوری کرنے اور زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے جدوجہد کر رہا ہے۔ رپورٹ سے یہ سوال بھی ابھرتا ہے کہ کیا بنگلہ دیش کی اقتصادی اور سماجی ترقی واقعی معاشرے کے غریب ترین نوجوانوں تک پہنچ رہی ہے، یا ان کے خواب غربت اور سماجی رکاوٹوں کے باعث ادھورے رہ جائیں گے۔

پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے قوانین سیاسی مخالفین کو خاموش کرانے کا ہتھیار بننے لگے: امریکی رپورٹ

اسلام آباد، 24 راکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے قوانین کو سیاسی مخالفین، انسانی حقوق کے کارکنوں اور اختلاف رائے رکھنے والی شخصیات کے خلاف استعمال کیے جانے پر سنگین سوالات اٹھ رہے ہیں۔ امریکی تحقیقی ادارے تھنک ٹانک فاؤنڈیشن کی ایک تازہ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ بلوچ انسانی حقوق کی رہنما ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کو عمر قید کی سزا پاکستان میں سیاسی اختلاف کو دہشت گردی قرار دینے کے بڑھتے ہوئے رجحان کی علامت ہو سکتی ہے۔ تھنک ٹانک فاؤنڈیشن کے جریدے ٹیررازم مانیٹر میں شائع ہونے والے تجزیے کے مطابق 22 جون کو کوئٹہ کی انسداد دہشت گردی عدالت نے ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کو دہشت گردی اور قتل کے الزامات میں عمر قید کی سزا سنائی۔ تاہم رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عدالت کی جانب سے انہیں اتھارٹی بلاکنوں سے براہ راست جوڑنے والے ثبوت پیش نہیں کیے گئے۔ رپورٹ کے مطابق یہ مقدمہ جولائی 2024 میں گوادر میں بلوچ یکجہتی کمیٹی کے احتجاج کے دوران پیش آنے والے پرتشدد واقعات سے متعلق تھا۔ اس احتجاج کے دوران سکیورٹی اہلکاروں اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں تین افراد ہلاک ہوئے تھے۔ تجزیہ کار آمنہ ریاسبز کے مطابق ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کی سزا پاکستان کی حکومت اور بلوچ عوام کے درمیان پہلے سے موجود عدم اعتماد کو مزید گہرا کر سکتی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی ایک غیر مسلح انسانی حقوق کی تحریک ہے جو بلوچستان میں جبری گمشدگیوں، انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں اور متاثرہ خاندانوں کے لیے انصاف کا مطالبہ کرتی رہی ہے۔ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کی سیاسی اور سماجی جدوجہد کا آغاز ان کے والد غفار بلوچ لانگو کی 2011 میں جبری گمشدگی کے بعد ہوا تھا۔ بعد میں انہوں نے طلبہ کے حقوق، طبی مواقع اور بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاجی تحریکوں کی قیادت کی۔ تجزیہ کار کے مطابق ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ، شاہ جی صبغت اللہ بلوچ اور بلوچ یکجہتی کمیٹی کے دیگر رہنماؤں کو انسداد دہشت گردی ایکٹ اور پاکستان پینل کوڈ کی مختلف دفعات کے تحت سزا سنائی گئی، حالانکہ بلوچ یکجہتی کمیٹی پاکستان کی ممنوعہ کالعدم تنظیموں کی فہرست میں شامل نہیں تھی۔ رپورٹ میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس مقدمے سے پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے قانونی نظام کو پرامن سیاسی اور انسانی حقوق کی تحریکوں کو محدود کرنے کے لیے استعمال کرنے کی ایک نئی مثال قائم ہو سکتی ہے۔ تجزیے میں سابق وزیر اعظم عمران خان کی جماعت پاکستان تحریک انصاف کے خلاف کارروائیوں کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق راولپنڈی کی انسداد دہشت گردی عدالت نے پی ٹی آئی کے 47 ارکان کو دہشت گردی کے مقدمات میں سزائیں سنائیں، جس سے سیاسی سرگرمیوں اور دہشت گردی سے متعلق قوانین کے درمیان فرق پر مزید سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عمران خان اور ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ دونوں کے مقدمات پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے قوانین کے متعدد سیاسی استعمال کے بارے میں تشویش پیدا کرتے ہیں۔ تھنک ٹانک فاؤنڈیشن کے مطابق ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کے خلاف کارروائی بلوچستان میں پاکستان کی حکمت عملی کا ایک اہم موڑ ثابت ہو سکتی ہے، جہاں عسکری کارروائیوں کے ساتھ ساتھ عدالتی اور قانونی طریقہ کار کے ذریعے بھی اختلافی آوازوں کو محدود کیے جانے کا خدشہ ہے۔ تجزیے میں نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اگر سیاسی اختلاف، انسانی حقوق کی سرگرمیوں اور دہشت گردی کے درمیان قانونی حدود غیر واضح ہوتی گئیں تو پاکستان میں شہری آزادیوں، سیاسی حقوق اور جمہوری اختلاف رائے کے لیے مزید مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

چین نے انتظامی مسائل کا حوالہ دیتے ہوئے گولوگ میں تین تبتی اسکول بند کر دیے

ہرم شالہ، 24 راکتوبر۔ ایم این این۔ چینی حکام نے تبتی زبان کی تعلیم اور طلبہ میں ثقافتی تحفظ کے متعلق تشویش پیدا کرتے ہوئے، ماحین کاؤنٹی، گولوگ تبتی خودمختار صوبے میں تین نجی اور کمیونٹی کے زیر انتظام تبتی تعلیمی اداروں کو زبردستی بند کر دیا ہے۔ تحقیقی تنظیم تبت واچ کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے، فیول نے بتایا کہ یہ بندشیں اگست کے آخر اور ستمبر 2026 کے اوائل کے درمیان کی گئی تھیں۔ متاثر ہونے والے تین ادارے تھونگ گرام لینڈ گرلز اسکول، جنگ ویلج بوائز اسکول اور گولوگ تاورا آرفن اسکول تھے، جو بھی مقامی اور دور دراز کمیونٹیز کے تبتی بچوں کو تعلیم فراہم کرتے تھے۔ رپورٹ کے مطابق مراکیا تھونگ گرام لینڈ گرلز اسکول کی بنیاد 2005 میں ماہر تعلیم تھے کیلسٹن نے رکھی تھی، جسے پیریل ٹیلنٹ گرلز اسکول بھی کہا جاتا ہے۔ ادارے نے مبینہ طور پر تقریباً 448 پرائمری اور مڈل اسکول کے طلبا کو تعلیم دی اور اگست کے آخر میں حکام کی جانب سے اپنا کیمپس بند کرنے سے پہلے 107 اساتذہ اور معاون عملہ کو ملازمت دی۔

کیچ میں جبری لاپتہ نوجوان کی لاش برآمد

کوئٹہ، 24 راکتوبر۔ ایم این این۔ بلوچستان کے علاقے کیچ میں جبری لاپتہ نوجوان کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ پاکستانی فورسز نے نوجوان کو حراست میں لینے کے بعد 3 معلوم مقام پر قتل کر دیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے ضلع کیچ کی تحصیل تمپ کے علاقے کوہاز کے رہائشی عدیل بلوچ تین روز قبل کوہاز بازار سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری گمشدگی کا نشانہ بنے تھے، ان کی لاش آج سرگلن کے علاقے سے برآمد ہوئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز پاکستانی فورسز اور اسکواڈ نے کوہاز بازار میں چھاپہ مار کر چار نوجوانوں کو حراست میں لینے کے بعد لاپتہ کر دیا تھا، جن میں عدیل بھی شامل تھے، گزشتہ شب بھی اسی علاقے سے مشتاق ولد ماسٹر صدیر کو جبری طور پر لاپتہ کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق لاپتہ کوہاز سے مجموعی طور پر پانچ نوجوان جبری گمشدگی کا نشانہ بنے، جن میں سے عدیل کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز بھی ضلع کیچ کے علاقے بلیدہ سے جبری گمشدگی کا نشانہ بننے والے دو نوجوان عمران بلوچ ولد حاجی اکبر، یاسر ولد عبدالغفور بلوچ خان کی لاشیں برآمد ہوئی تھی۔ بی وائی سی نے اس واقعے کے حوالے سے بیان جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ بلوچستان کے رہائشی عمران ولد حاجی اکبر کو 18 نومبر 2025 کو پاکستانی فورسز نے ان کے گ

وزیر خارجہ جے شنکر نے اقوام متحدہ اور اس کے منشور سے ہندوستان کے عہد کا اعادہ کیا



نئی دہلی۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہفتے کے روز اقوام متحدہ کے 81 ویں یوم تاسیس کے موقع پر اقوام متحدہ اور اس کے منشور سے ہندوستان کے عہد کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عالمی حالات اور حقائق کی عکاسی کرنے کے لیے کثیر فریقی نظام میں اصلاحات ضروری ہیں۔ سے شنکر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان اقوام متحدہ کے ذریعے بین الاقوامی امن وسلامتی، عالمی تعاون اور عالمی جنوب کے ممالک کی امنگوں کی حمایت کرتا رہے گا۔ انہوں نے زور دیا کہ بدلتے ہوئے عالمی حالات کے مطابق کثیر فریقی نظام کو زیادہ موثر اور نمائندہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ کا دن ہر سال 24 اکتوبر کو منایا جاتا ہے۔ یہ دن 1945 میں اقوام متحدہ کے منشور کے نافذ ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ منشور پر دستخط کرنے والے بیشتر ممالک، جن میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان بھی شامل تھے، کی توثیق کے بعد یہ نافذ العمل ہوا تھا۔ اقوام متحدہ کے امن مشنوں میں ہندوستان کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے سے شنکر نے بتایا کہ ہندوستان کی بیجر بٹالین کے 'بلیو شاہارک' کو اقوام متحدہ کے امن مشنوں میں ان کی مثالی خدمات کے اعتراف میں 2026 کا "یو این طلری میڈل رائے وکیٹ آف دی ایئر" ایوارڈ دیا گیا ہے۔ یہ اعزاز قومی امن مشنوں میں صنفی مساوات اور خواتین کے خطۂ نظر کو آگے بڑھانے کی کوششوں کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے بین الاقوامی مشنوں میں قدمات انجام دینے والی خواتین اہلکاروں کی شراکت کو بھی نمایاں کیا جاتا ہے۔ ہندوستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81 ویں اجلاس میں جوہری سائنس اور ٹیکنالوجی کے تحفظ، پرامن اور ذمہ دارانہ استعمال کے عہد کا بھی اعادہ کیا۔ رگن پارلیمنٹ اور ہندوستانی پارلیمانی وفد کی سربراہ سنگیتا کماری سنگھ دیو نے بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کی رپورٹ پر جنرل اسمبلی سے خطاب کیا۔ انہوں نے صلاحیت سازی، پائیدار ترقی اور جوہری ٹیکنالوجی کے پرامن استعمال کو فروغ دینے میں ایجنسی کے کردار کو اجاگر کیا۔ دوسری جانب، 22 اکتوبر کو منعقدہ ہندوستان-اقوام متحدہ ترقیاتی شراکت داری فنڈ کی نویں سالانہ تقریب میں کئی ممالک کے نمائندوں نے ہندوستان کی ترقیاتی امداد کو سراہا۔ لاؤس، سری لنکا، جمائیکا، مالدووا، مراکش اور موزمبیق کے سفارتی نمائندوں نے کہا کہ یہ فنڈ شراکت دار ممالک کی قومی ترجیحات کے مطابق پائیدار ترقی کے منصوبوں کی مدد کرتا ہے۔

آئی آئی ٹی سے ڈیجیٹل صحت تک، بھارت کی ترقی میں سات دہائیوں کی شراکت داری

نئی دہلی۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (یو این ڈی پی) نے بھارت کے ساتھ اپنی سات دہائیوں پر محیط شراکت داری کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان نے سائنسی تحقیق، تکنیکی تعلیم، ڈیجیٹل نگرانی، صحت عامہ اور ماحولیاتی تحفظ کے شعبوں میں نمایاں ترقی کی ہے۔ اقوام متحدہ کے دن کے موقع پر جاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ تعاون ابتدائی تعلیمی اداروں کے قیام سے شروع ہو کر آج جدید ڈیجیٹل صحت کے نظام اور پائیدار ترقی تک پہنچ چکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 1950 کی دہائی میں بھارت اپنی آزادی کے بعد سائنسی اور صنعتی بنیادیں مضبوط کرنے میں مصروف تھا۔ اس دوران اقوام متحدہ کی تکنیکی معاونت سے 1950 میں آئی آئی ٹی کھڑگ پور اور 1958 میں آئی آئی ٹی بمبئی جیسے اہم تعلیمی اداروں کے قیام میں مدد ملی۔ ان اداروں نے بعد کی دہائیوں میں بھارت کی تکنیکی ترقی اور عالمی سطح پر انجینئرنگ کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 1960 کی دہائی میں تعاون کا دائرہ توانائی اور خلائی مواصلات تک وسیع ہوا۔ 1966 میں اوایس جی سی کے پیٹرولیم ایکسپلوریشن انسٹی ٹیوٹ کو تربیتی اور تحقیقی معاونت فراہم کی گئی، جبکہ 1967 میں احمد آباد میں بھارت کے پہلے تجرباتی سیٹلائٹ کمیونیکیشن ارتھ اسٹیشن کے قیام میں تکنیکی مدد دی گئی۔ 1970 کی دہائی میں اقوام متحدہ نے بھارت کے تاریخی آپریشن فلڈ پروگرام میں تعاون کیا، جس نے ملک میں دودھ کی پیداوار اور سپلائی کے نظام کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی دوران قومی ایٹمی توانائی انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوشیانوگرافی جیسے سائنسی اداروں کے درمیان ریڈیو سائنس اور سمندری تحقیق کے شعبوں میں بھی تعاون جاری رہا۔ 1980 کی دہائی میں جنگلی حیات کے تحفظ، زرعی تحقیق اور دیہی ترقی کے منصوبوں پر توجہ دی گئی۔ 1986 میں بھارت کے ابتدائی تعلیمی اور تحقیقی نیٹ ورک ERNET کی ترقی میں بھی تعاون کیا گیا۔ 1990 کی دہائی میں خواتین کی معاشی خودمختاری، دیہی غربت کے خاتمے اور انسانی ترقی کو پالیسی سازی کا حصہ بنانے پر زور دیا گیا۔ آندھرا پردیش میں خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کی مدد کی گئی، جبکہ ماحولیات اور صاف توانائی سے متعلق منصوبوں کو بھی فروغ ملا۔ رپورٹ کے مطابق 2000 کی دہائی میں حق اطلاعات قانون کے نفاذ، مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار ضمانت قانون کے انتظامی نظام اور پنچایتی راج اداروں میں خواتین کی شرکت بڑھانے کے لیے تکنیکی تعاون فراہم کیا گیا۔ یو این ڈی پی کے مطابق بھارت میں ڈیجیٹل صحت کے نظام نے گروڑوں شہریوں تک طبی سہولتوں کی رسائی بہتر بنانے میں مدد دی ہے۔ اس کے ساتھ موسمیاتی تبدیلی، حیاتیاتی تنوع، قبائلی برادریوں کے حقوق، چھوٹے کسانوں کی مدد اور صفائی کارکنوں کے سماجی تحفظ جیسے شعبوں میں بھی تعاون جاری ہے۔

بھارت کا میزائل کی پیداوار، دفاعی برآمدات میں اضافے کا منصوبہ ہے: دفاعی سکریٹری



نئی دہلی۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ نے جمعہ کو کہا کہ بھارت مستقبل کی جنگ کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے روایتی میدانوں، ڈرونز اور دیگر دفاعی ساز وسامان کی مقامی پیداوار کو بڑھانے کا منصوبہ رکھتا ہے، جبکہ عالمی سپلائی چینز میں بھارتی صنعت کاروں کے لیے بڑے کردار کی تلاش میں ہے۔ راجیش کمار سنگھ نے کہا کہ حکومت ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (DRDO) کی طرف سے تیار کردہ میزائل ٹیکنالوجیز کو فی میوٹیکچررز کے لیے ٹیکنالوجی کی منتقلی کے ارینج کھول رہی ہے، جس میں نجی اور سرکاری شعبے کے تقریباً 17 بڑے کھلاڑیوں نے ان ٹیکنالوجیز کو اپنا لیا ہے، یا لینے کے عمل میں ہے۔ حکومت ایک نئے پروکیورمنٹ فریم ورک کے ذریعے دفاعی سٹارٹ اپس کے ذریعے پروٹوٹائپ کی ترقی اور تجارتی بنانے پر میوٹیکچررز تک کے درمیان فرق کو ختم کرنے کی بھی کوشش کر رہی ہے جس میں مسلح افواج کی طرف سے مخصوص ضروریات کے مطابق تیار کردہ کامیاب پروٹوٹائپس کے لیے پانچ سال کے یقینی آرڈرز کا تصور کیا گیا ہے۔ انہوں نے ایم جی کے پی ایم جی کے اگر سر بھارت میٹ میں کہا کہ اس پہل کے ذریعے پیدا ہونے والے معاہدوں کی مالیت تقریباً 2,000 کروڑ روپے ہے۔ راجیش کمار سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی دفاعی برآمدات ریکارڈ 424.38 کروڑ روپے یا تقریباً 6.3 بلین روپے تک پہنچ گئی ہیں، جبکہ مالی سال 2030 تک دفاعی سازوسامان برآمد کرتا ہے۔ ہم یورپ کو ہتھیاروں کا تیسرا سب سے بڑا برآمد کنندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ یورپین سیکیورٹی میں بہت زیادہ دلچسپی اور بہت سارے خریدار ہیں، خاص طور پر جنوب مشرقی ایشیا میں جنہوں نے یا تو معاہدے کیے ہیں یا مذاکرات کے عمل میں ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اسلحے کی خریداری میں موجودہ تیزی، جغرافیائی سیاسی تناؤ اور فعال تنازعات میں اضافے کی وجہ سے، غیر معینہ مدت تک نہیں برقرار رہنی چاہیے۔ دفاعی آرڈرز ظاہری طور پر چکر دار ہوتے ہیں، اور برآمدات کی نمو بالآخر 3-5 فیصد کی زیادہ عام سالانہ شرح پر واپس آ سکتی ہے، انہوں نے کہا، میوٹیکچررز کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہ وہ صرف موجودہ مانگ میں اضافے پر انحصار کرنے کے بجائے پائیدار صلاحیتیں پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی دفاعی صنعتی بنیاد تقریباً 16 بڑی سرکاری دفاعی کمپنیوں کے روایتی گروپ سے آگے بڑھ گئی ہے جس میں صنعتی لائسنس رکھنے والی تقریباً 840 کمپنیاں اور تقریباً 17,000 مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے اداروں پر مشتمل اسٹارٹ اپس شامل ہیں۔

بھارت اور ازبکستان نے انسدادِ دہشت گردی کے شعبے میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنایا

نئی دہلی۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ بھارت اور ازبکستان نے انسداد دہشت گردی کے شعبے میں دوطرفہ تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ انسداد دہشت گردی سے متعلق بھارت-ازبکستان مشترکہ ورکنگ گروپ کے چوتھے اجلاس کے بعد، سیکرٹری (مغربی) پبن کمار جارج نے نئی دہلی میں ازبک وزارت خارجہ کے عہدیدار پیر یمکوف گلم جون شودمونکولوچ سے ملاقات کی۔ ہفتے کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا، سیکرٹری (مغربی) پبن کمار جارج نے ازبکستان کی وزارت خارجہ میں جنوبی ایشیائی، مشرق وسطیٰ اور افریقی ممالک کے ساتھ تعاون کے شعبے کے سربراہ اور انسداد دہشت گردی سے متعلق بھارت-ازبکستان مشترکہ ورکنگ گروپ کے شریک چیئرمین، جناب پیر یمکوف گلم جون شودمونکولوچ کا خیر مقدم کیا۔" انہوں نے انسداد دہشت گردی کے میدان میں بھارت اور ازبکستان کے مابین تعاون اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا، اور دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ جیسوال نے مزید کہا، انہوں نے انسداد دہشت گردی میں بھارت-ازبکستان تعاون اور باہمی دلچسپی کے دیگر معاملات پر بات چیت کی، اور دوطرفہ تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔"

بھارت اور ہنگری نے مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنایا

نئی دہلی۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت نے ہنگری کے ساتھ اپنی شراکت داری کو مزید مستحکم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ یہ شراکت داری تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، جدت طرازی، تعلیم اور عوام کے درمیان روابط سمیت مختلف شعبوں پر محیط ہے۔ جمعرات کو وزارت خارجہ میں سیکرٹری (مغربی) پبن کمار جارج نے ہنگری کے قومی دن کی تقریبات میں بطور مہمان خصوصی بھارت کی نمائندگی کی۔ اس موقع پر انہوں نے دونوں ممالک کو جوڑنے والے مضبوط اور دیرپا تعلقات پر زور دیا۔ وزارت خارجہ نے ایکس پر پوسٹ کیا: "سیکرٹری (مغربی) پبن کمار جارج نے ہنگری کے قومی دن کی تقریبات میں بطور مہمان خصوصی بھارت کی نمائندگی کی۔ انہوں نے بھارت اور ہنگری کے درمیان مضبوط اور پائیدار تعلقات کو اجاگر کیا، اور تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، جدت طرازی، تعلیم اور عوامی روابط سمیت مختلف شعبوں میں شراکت داری کو مزید مستحکم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔" سٹارٹی اقدامات اور ثقافتی روابط کو فروغ دینے کے اوکل میں، ہنگری میں تعینات بھارتی سفیر اتھمن گورنے بوڈاپیسٹ میں ہنگری کی وزارت خارجہ کے پارلیمانی ریاستی سیکرٹری گیورگی لازلو ویلکی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں دونوں فریقین نے دونوں ممالک کے درمیان موجود گرم جوش اور دوستانہ تعلقات کی توثیق کی۔ بوڈاپیسٹ میں بھارتی سفارت خانے نے ایکس پر لکھا "ہمارے سفیر نے ہنگری کی وزارت خارجہ کے پارلیمانی ریاستی سیکرٹری جناب گیورگی لازلو ویلکی کے ساتھ بات چیت کی۔ ملاقات میں بھارت اور ہنگری کے درمیان گرم جوش اور دوستانہ تعلقات کا اعادہ کیا گیا، اور دونوں فریقین نے ان اقدامات کا جائزہ لیا جن کا مقصد آنے والے مہینوں میں ہماری شراکت داری کو مزید گہرا کرنا ہے۔ بھارت کی بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک اور تجارتی اہمیت ہنگری کے کاروباری اداروں اور نجیوں کے لیے وسیع مواقع فراہم کرتی ہے۔

بھارت اب یورپ کو دفاعی سامان برآمد کرنے والا تیسرا بڑا ملک: اعلیٰ عہدیدار

نئی دہلی۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ دفاعی سیکرٹری راجیش کمار سنگھ نے جمعہ کو بتایا کہ بھارت یورپ کو ہتھیار برآمد کرنے والا تیسرا بڑا ملک بن کر ابھرا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ "ری آرم یورپ اقدام کے تحت دفاعی سامان کی بڑھتی ہوئی مانگ اور ملک کے اندر وسیع ہوتا ہوا دفاعی پیداواری شعبہ ہے۔ راجیش کمار سنگھ نے صحافیوں کو بتایا" ہماری برآمدات 424.38 کروڑ روپے (تقریباً 6.3 ارب یورو) کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہیں۔ میں کل ہیمبرگ کی ایک رپورٹ پڑھ رہا تھا جس میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ ایک سال کے دوران بھارت اچانک یورپ کو ہتھیار برآمد کرنے والا تیسرا بڑا ملک بن گیا ہے، جس کی بڑی وجہ "ری آرم یورپ اقدام ہے۔ اس کے نتیجے میں، مختلف اقسام کے معیاری گولہ بارود، توپ خانے کے گولے، اور چھوٹے و بڑے کیلیبر کے گولہ بارود کی تعداد میں یورپ برآمد کیا جانے لگا ہے۔" انہوں نے اشارہ دی کی کہ گزشتہ 10 سالوں میں بھارت کے دفاعی پیداواری ایکوسسٹم میں زبردست ترقی ہوئی ہے۔ سرکاری شعبے کی 16 بڑی کمپنیوں کے علاوہ، یہاں نجی شعبے کی تقریباً 840 بڑی اور درمیانے درجے کی فرمیں اور تقریباً 17,000 چھوٹے کاروباری ادارے (جنہوں اسٹارٹ اپس) موجود ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، اس متنوع صنعتی بنیاد کا نتیجہ متاثر کن برآمدات کی مالیت میں نظر آ رہا ہے، جو اب تقریباً 17 ارب یورو تک پہنچ چکی ہے۔" دفاعی سیکرٹری نے مزید بتایا کہ بھارت اب 80 سے زائد ممالک کو دفاعی سامان برآمد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، حکومت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ ہر سال تقریباً 20 سے 25 ارب ڈالر کے دفاعی سرمائے کا 75 فیصد حصہ ملک کے اندر ہی خرچ ہو۔

2030 تک 100 بھارت اور روس کا بلین ڈالر کی تجارت کا ہدف: ایلچی

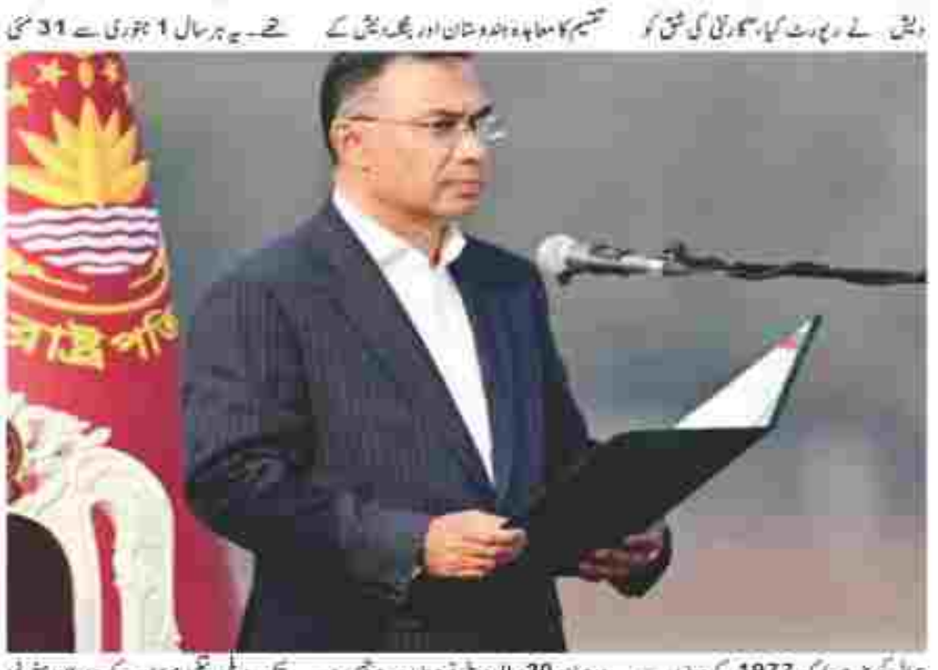
ماسکو۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ روس میں بھارتی سفیر وینے کمار نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور روسی صدر ولادیمیر پوتن نے اپنی حکومتوں کو دوطرفہ تعاون کو گہرا کرنے کی ہدایت کی ہے کیونکہ دونوں ممالک 2030 تک تجارت کو 100 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ہفتے کے روز شائع ہونے والی روسی خبر رساں ایجنسی تاس کے ساتھ ایک انٹرویو میں، ہندوستانی ایلچی کمار نے کہا کہ دونوں رہنماؤں نے 12-13 ستمبر کو نئی دہلی میں ہر کس سربراہی اجلاس کے موقع پر دوطرفہ تعلقات کی مکمل رینج پر تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستانی ایلچی نے تاس کو بتایا "تعاون کے نمونوں میں سے ایک ہر کس کاروباری سربراہی اجلاس میں ہمارے ممالک کے رہنماؤں کی مشترکہ شرکت تھی اور ساتھ ہی انویسٹ انڈیا-روس مشترکہ ورکنگ گروپ کے ذریعے بھی۔ انڈیا ایکسپو-جنوبی دہلی میں پہلی روسی صنعتی نمائش منعقد ہوئی تھی، اکاد وورتھا۔" انہوں نے کہا کہ ہماراں نے متعلقہ وزارتوں اور ایجنسیوں کو تجارت اور تجارت سمیت تعاون کو مزید فروغ دینے کی ہدایت کی ہے۔ کمار نے کہا کہ ہندوستان اور روس 2030 تک دوطرفہ تجارت کو 100 بلین امریکی ڈالر اور دوطرفہ سرمایہ کاری کو 50 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کے لیے کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مزدور تعاون کے بارے میں، کمار نے کہا کہ ہندوستان کا مقصد روس کو اس کی ضروریات کے مطابق مطلوبہ تعداد میں ہنر مند کارکنوں کی فراہمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی کارکنوں کے لیے روس کے کوٹے میں ہندوستانیوں کا حصہ تقریباً 25 سے 30 فیصد ہے۔

بھارت نے قابل تجدید توانائی کے شعبے میں 220 بلین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کا ہدف رکھا

نئی دہلی۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت نے کہا کہ مالی سال 2027 اور مالی سال 2030 کے درمیان صاف توانائی کی قدر کی زنجیر میں ہندوستان کے پاس تخمینہ 220 بلین امریکی ڈالر کے سرمایہ کاری کے مواقع ہیں، کیونکہ ملک غیر جیواشم ایندھن کی صلاحیت کے 500 گیگاواٹ کے اپنے ہدف کی طرف بڑھ رہا ہے۔ غیر جیواشم ایندھن کی ذرائع اب ہندوستان کی کل نصب شدہ بجلی کی صلاحیت کا 54 فیصد سے زیادہ ہیں، نجی سرمایہ کاری ملک کے قابل تجدید توانائی کے شعبے کو بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہے۔ وزارت قابل تجدید توانائی کے جوائنٹ سکریٹری سہراب منم نے کہا کہ پرایویٹ سیکٹر ہندوستان کے پاور سیکٹر کی تبدیلی میں سب سے بڑا شراکت دار ہے، جبکہ حکومت ترقی کے لیے پالیسی فریم ورک فراہم کرتی ہے۔" پرایویٹ سیکٹر پہلے سے ہی ہندوستان کے پاور سیکٹر کی تبدیلی میں سب سے بڑا پارٹنر ہے۔ حکومت فریم ورک بناتی ہے، اور صنعت ظہیر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تخمینہ 220 بلین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کے مواقع شمسی اور ہوا کی توانائی، توانائی ذخیرہ کرنے، میوٹیکچرنگ، ٹرانسمیشن، گرین ہائیڈروجن اور ہائبرڈ پاور پر محیط ہیں۔" میں اس تعداد کو رکاوٹ کے طور پر نہیں دیکھوں گا؛ میں اسے آگے آنے والے موقع کی پیمائش کے طور پر دیکھتا ہوں۔ وزارت کے مطابق، ہندوستان کی قابل تجدید توانائی کی صلاحیت کا تقریباً 74 فیصد نجی اداروں کا ہے۔ پالیسی میں استحکام، خودکار راستے کے تحت 100 فیصد براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری اور ادائیگی کے حفاظتی طریقہ کار نے اس شعبے میں نجی شراکت کو بھی بڑھایا ہے۔ مارکیٹ کے اقدامات، بشمول سولر انرجی کارپوریشن آف انڈیا (SECI) کے ذریعے اگوکیا گیا۔

بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان کا نومبر کے آخر میں ہندوستان کا دورہ متوقع: ذرائع

ڈھاکہ (نئی دہلی)۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان نومبر کے آخر میں یا دسمبر کے شروع میں ہندوستان کا دورہ کر سکتے ہیں کیونکہ دونوں ممالک گنگا کے پانی کی تقسیم کے معاہدے کی تجدید کے لیے موجودہ دوطرفہ میکانزم کے ذریعے بات چیت میں مصروف ہیں جو 12 دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ ہندوستان یا بنگلہ دیش کی طرف سے اس دورے کی تاریخوں کے بارے میں کوئی سرکاری تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم، رحمان کے ہندوستان کے دورے کا امکان بات چیت کے اختتام پر منحصر ہے کیونکہ بنگلہ دیش گنگا کے پانی کی تقسیم کے معاہدے کی کامیاب دوبارہ بات چیت کو طارق رحمان حکومت کی جیت کے طور پر پیش کرنے کا خواہاں ہے۔ اس ماہ کے شروع میں، بنگلہ دیش کے آبی وسائل کے وزیر شاہد الدین چودھری اپنی نے امید ظاہر کی تھی کہ 12 دسمبر سے پہلے بھارت کے ساتھ ایک نئے معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ یونائٹڈ نیوز آف بنگلہ دیش نے رپورٹ کیا، حکام کا نئی کی شق کو تقسیم کا معاہدہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان 30 سالہ دوطرفہ معاہدہ ہے جس پر 12 دسمبر 1996 کو وزراء اعظم اٹل بہاری واجپائی اور شیخ حسینہ نے دستخط کیے تھے۔ یہ ہر سال 1 جنوری سے 31 مئی تک دلی پتھی سیزن کے دوران مغربی بنگال میں فراقہ بیراج پر دریائے گنگا کے پانی کی تقسیم کو کنٹرول کرتا ہے۔



موزمبیق جنوبی افریقہ میں چاول کی تجارت کو بڑھانے کے لیے ہندوستان کے ساتھ شراکت داری کے خواہاں

نئی دہلی۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ موزمبیق کے تجارت کے سکریٹری برائے مملکت انتونیو ڈوروا ریو گریسیوس نے جمعہ کو کہا کہ موزمبیق زرعی پروسیسنگ میں ہندوستانی مہارت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اور جنوبی افریقہ میں تجارتی رسائی کو بڑھانے کے لیے اپنی اسٹریٹجک بندرگاہوں کا استعمال کر کے ہندوستان کے ساتھ اپنی زرعی شراکت کو مزید گہرا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس کے موقع پر بات چیت کرتے ہوئے، گریسیوس نے کہا کہ موزمبیق کا مقصد ہندوستان کے ساتھ زرعی ٹیکنالوجی اور پروسیسنگ میں تعاون کو مضبوط بنانا ہے اور لطلے میں منڈیوں تک رسائی کے خواہاں ہندوستانی کاروباروں کے لیے خود کو ایک گیٹ وے کے طور پر کھڑا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا اہم زرعی پروسیسنگ کے ذریعے اس میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں، ہندوستان سے ان تکنیکوں کا تجربہ کریں، اور موزمبیق کی بندرگاہوں کے ذریعے جنوبی افریقی ممالک کے لیے اپنی سرحدیں اور بازار کھولیں۔ مضبوط دوطرفہ تعاون کے امکانات کو اجاگر کرتے ہوئے، گریسیوس نے کہا کہ موزمبیق سالانہ تقریباً 600,000 ٹن چاول برآمد کرتا ہے، جس کی زیادہ تر سپلائی ہندوستان سے آتی ہے۔

جرمن کمپنیاں بھارت میں کاروباری مواقع کی تلاش میں ہیں: پیوش گوئل

برلن۔ 24 ؍اکتوبر۔ ایم این این۔ جرمن کمپنیاں صحت کی دیکھ بھال، دواسازی اور تحقیق وترقی کے علاوہ ہندوستان میں صحت سے متعلق انفرسٹرکچر، ایرواسپیس، دفاع اور جہاز سازی میں سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کر رہی ہیں۔ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے کہا کہ یورپی فرمیں میوٹیکچرنگ تک اور سپلائی چین کو متنوع بنانے کے لیے بڑھتی ہوئی کاروباری دلچسپی کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ تجارت، سرمایہ کاری اور صنعتی تعاون میں مواقع تلاش کرنے کے لیے ہندوستانی اداروں اور اسٹارٹ اپس کے ایک وفد کے ساتھ جرمنی اور بائیڈن کے اپنے دورے کے دوران صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ جرمن کمپنیوں نے ہندوستان میں 4.7 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کا عوامی طور پر اعلان کیا تھا اور ان میں سے کچھ پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں۔ اس وقت 2,000 سے زیادہ جرمن کمپنیاں ہندوستان میں کام کر رہی ہیں، جبکہ اپریل 2000 اور مارچ 2026 کے درمیان جموعی جرمن ایف ڈی آئی انکوئی 15,6 بلین ڈالر رہا۔

Published by Mir Amjad Ali Khan. 16 9 407 A, Old Malakpet Hyderabad- 36. Contact +919885106759. R.N.I. 62210/1995,
Email: Editorial@hindustandailynewspaper.com www.hindustandailynewspaper.com Hindustan Daily Newspaper Urdu